ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر قاضی اکمل

قیمت سالانہ پیشگی ... شش ماہی للعہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۴۲ | مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۷ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اپنی دینی خدمات میں مشغول ہیں۔ اس ہفتے حضور نے مجلس شوریٰ طلب فرمائی۔ اور بعض اہم امور میں مشورہ طلب کیا۔ پچھلے جمعہ حضور نے قرآن مجید کی طرف پوری پوری توجہ دینے کی تاکید فرمائی۔ اور اس جمعہ اخلاق فاضلہ پر خطبہ دیا۔ یہ خطبہ اگلے نمبر میں انشاء اللہ شائع ہوگا۔

جناب حافظ روشن علی صاحب و مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری جلسہ دہلی کی شمولیت کے لئے ۱۸ نومبر تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ کے متعلق تیاریاں شروع ہیں۔ سب سے مقدم یہ ہے کہ احباب کرام وہ رقوم جلد مہیا کریں۔ جو بیت المال کی طرف سے ان پر لگائی گئی ہیں۔ دوم اپنے ساتھ حق پسند زائر لوگوں کو لائیں ؂

حضرت ام المومنین علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

الواح الہدیٰ

اسلامی اخلاق اسلامی زندگی

۱۹۲۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کی ایک تقریر سے متاثر ہو کر جو اپنی مجلس شوریٰ کے سامنے آپ نے اندرون مکان فرمائی تھی میں نے چاہا۔ کہ ایک اسلامی دستور العمل تیار کیا جائے۔ جو اہل اسلام کے بچوں، بچیوں نوجوانوں، بوڑھوں تک کے لئے بھی مفید اور قابل عملدر آمد ہو۔

اس کی ضرورت یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ تو وہ ہے جو صرف نماز یا روزے ہی کو اسلام سمجھتا ہے۔ نماز پڑھ لینے کے بعد وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ مجھے کسی ضابطۂ اخلاق کی ضرورت نہیں۔ اور ایسے لوگوں کو بدمعاملگی و بد اخلاقی کی وجہ سے روشن خیال انگریزی خوان طبقہ بالخصوص اسلام ہی سے متنفر ہو رہا ہے۔ اور غیر مسلموں کو اسلام کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔

کیونکہ ان کے بدلے صرف اسلامی اخلاق ۔ اسلامی تعلیم ہی موجب کشش ہو سکتی ہے ۔

پھر ایک طبقہ ہے ۔ جو نماز ۔ روزے کی طرف متوجہ نہیں مگر بعض تہذیب و اخلاق کی باتیں خوب جانتے ہیں ۔ اور ان کی زندگی میں کم از کم نشست و برخاست ۔ میل جول ۔ ملاقات و معاملات کے تعلق میں ایک شائستگی پائی جاتی ہے ۔ بدقسمتی سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ زمانۂ حال کی تعلیم و تربیت کا اثر ہے ۔ بحالیکہ پسندیدہ باتیں جتنی اس تہذیب حاضرہ میں ہیں ۔ وہ اسلام کی تعلیم میں موجود ہیں ۔ بلکہ ان سے بہتر ہدایات پیش کی جا سکتی ہیں ۔ اس لئے ضرورت تھی ۔ کہ ایسے نوجوانوں کو دکھایا جاتے ۔ کہ جن باتوں کو تم مغربی روشن خیالی کا حصہ سمجھتے ہو ۔ وہ تو اسلامی آفتاب کی ایک کرن کی چمک ہے ۔

سوم ۔ ہمیں ضرورت ہے ۔ کہ ہم اپنی قوم کو اسلامی تعلیم و تربیت میں ڈھالیں ۔ بحالیکہ وہ موجودہ صورت میں ہر ایک خاندانے اپنے گرد و پیش کے حالات سے اپنا ایک دستور العمل بنا لیا ہے جس میں سے کئی باتیں اسلام کے منافی ہیں ۔ پس اگر ہم ابتداء ہی سے اپنے بچے بچیوں کو اسلامی کوڈ کا پابند بنا دیں اور ان میں وہ اخلاق پیدا کریں ۔ جو اسلام چاہتا ہے ۔ تو ان برکات سے حصہ لیں ۔ جو اہل اسلام ہی سے مخصوص ہیں ۔

چہارم ۔ ہمارا اصل کام دعوت و تبلیغ ہے ۔ جب کوئی غیر مذہب کا فرد نیا نیا اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس بیچارے کو کوئی ایسا دستور العمل نہیں دیا جاتا ۔ جس پر وہ اپنی آئندہ زندگی کو ڈھالے ۔ بحالیکہ ایسے ضابطہ کے دیئے جانے کی سخت ضرورت ہے ۔

پنجم ۔ اسلام کا منشاء یہ نہیں کہ چند فقہی مسائل پر عملدرآمد کر لیا جائے ۔ بلکہ یہ فقہی مسائل تو ایک جسم کی مانند ہیں ۔ روح کسی اور چیز کا نام ہے ۔ یہ قشر ہیں ۔ مغز حقیقت جو ہے ۔ وہ تو کچھ اور ہی ہے ۔ پس ایسے خیالات کی بناء پر ایک کتاب میں نے مرتب کی ۔ جس میں اختصاراً قرآنی آیات بھی ہیں ۔ پھر کئی باب مقرر کر کے ہر باب کے ماتحت احادیث کا ترجمہ دیا گیا ہے اور صحاح ستہ میں سے اصل کتاب کا حوالہ بھی دیا گیا ہے ۔ جس میں وہ حدیث راویوں کے اسلوب کے ساتھ درج ہے ۔ میں امید کرتا ہوں ۔ یہ کتاب جلد تر شائع ہو جائیگی ۔ (اکمل)

ضرورت ہے ۔

ضلع لائل پور کے ایک ہائی سکول کے لئے ایک بی ۔ ایس سی بائی لیکچر کی جس نے سائنس پڑھی ہوئی ہو ۔ بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں بمعہ نقول اسناد سرٹیفکیٹ کے دفتر امور عامہ میں بھیجیں ۔ درخواست ہیڈ ماسٹر کے نام ہو ۔ جگہ چھوڑ دی جائے یہاں بھیجکر کر کے بھیجدی جائیگی ۔

ناظر امور عامہ

اخبار احمدیہ

احمدیہ مسجد لنڈن

اس ہفتہ کلکتے کے تمام بڑے بڑے سینما قوں میں مسجد احمدیہ لنڈن کے افتتاح کا منظر دکھایا جا رہا ہے ۔ اس کا عنوان " لنڈن میں اسلام " ہے ۔ اس میں خان بہادر عبد القادر صاحب استقبال ۔ مسجد کا دروازہ کھولنا ۔ لوگوں کے ہجوم وغیرہ وغیرہ دکھائے جا رہے ہیں ۔

میں کل یہاں کے گلوب تھیٹر میں گیا تھا ۔ جہاں مسلمانوں کا ایک بڑا ہجوم تھا ۔ جب مسجد کے افتتاح کا منظر دکھایا گیا تو تمام مسلمان خوشی سے تالیاں بجانے لگے ۔

سید کریم بخش احمدی کلکتہ

کانپور میں احمدیہ جلسہ

مولانا مولوی عبد الرحیم صاحب نیر اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل مورخہ ۔ ضلع ہمیر پور سے کامیاب و کامران ۔ صبح نو بجکر ۔۔ منٹ پر کانپور پہنچے ۔ لیکن یہاں چونکہ وقت بہت ہی کم تھا اس لئے پبلک جلسہ کا انتظام نہ ہو سکا ۔ لیکن چند دوستوں اور مستورات کے اصرار پر خاکسار کے گھر پر ہی لیکچرز کا انتظام کیا گیا ۔ اور سب دوستوں کو زبانی پیغام دیا گیا ۔ الحمد للہ یہاں کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت زیادہ حصہ لیا ۔ شب کو ۸ بجے جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے میجک لینٹرن کے ذریعہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی کامیابی اور احمدی جماعت کی تبلیغی کارروائی کا نقشہ دکھا کر نہایت موثر پیرایہ میں تقریر کی ۔

بعد ازاں مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل کی تقریر " اللہ تعالیٰ کے مقرب بننے کا طریقہ " پر ہوئی ۔ جس کو حاضرین نے بہت توجہ اور دلچسپی سے سنا ۔ حاضرین کی تعداد امید سے زیادہ تھی ۔ مکان کے پچھلے حصہ میں مستورات کے لئے انتظام کیا گیا تھا ۔ انہوں نے بھی بہت دلچسپی سے سنا ۔ مستورات کی تعداد بھی جگہ کے لحاظ سے زیادہ تھی ۔ لیکچرز کے بعد وقت دیا گیا ۔ کہ اگر کسی صاحب کو کوئی اعتراض ہو ۔ تو پیش کرے ۔ لیکن چاروں طرف خاموشی رہی ۔ اور کوئی نہ اٹھا ۔ ۱۲ بجے کے قریب دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا ۔ صبح ہی ۸ بجے سے قبل ایک صاحب تشریف لائے ۔ اور انہوں نے چند اعتراضات کئے جن کا ان کو جواب دیا گیا ۔ وقت چونکہ بہت ہی کم تھا ۔ اس لئے ۹ بجے ایکسپریس سے اٹاوہ چلے گئے ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ پھر بھی جلسہ امید سے زیادہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا ۔

خاکسار بشیر احمد احمدی ۔ ہمایوں باغ ۔ کانپور

مختلف زبانوں میں تقریریں

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ عاجز راقم نے ایک جلسہ کا انتظام قادیان میں کیا تھا ۔ جس میں پچیس مختلف زبانوں میں تقریریں ہوئی تھیں ۔ تقاریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تھیں ۔ وہ کوئی جلسہ کے ایام بھی نہ تھے ۔ تب بھی بفضلہ تعالیٰ قادیان میں پچیس ایسے آدمی مل گئے ۔ جو پچیس مختلف زبانوں میں بول سکتے تھے ۔ اور تقریر والوں کے بعد ان کا فوٹو بھی لیا گیا تھا ۔ بابو فضل کریم صاحب احمدی ۔ بی اے ۔ ایل ایل بی وکیل سرگودہ کی تحریک پر یہ قرار پایا ہے ۔ کہ ایسا جلسہ ایک امسال سالانہ جلسہ کی تقریب پر بھی کیا جائے ۔ لہذا جو اصحاب اس جلسہ میں تقریر کرنے کے واسطے طیار ہوں ۔ وہ راقم کو اطلاع کریں ۔ تاریخ اور وقت جلسہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا ۔ یہ بھی سلسلہ حقہ کی صداقت کا ایک نشان ہے کہ اس قدر مختلف زبانوں کے جاننے والے یہاں ایک وقت میں جمع ہوتے ہیں ۔ ۲۰ ر نومبر ۲۶ء

محمد صادق ۔ ناظر امور خارجہ قادیان

پتہ درکار ہے

منشی غلام محمد صاحب قریشی احمدی اوورسیر دفتر جو پہلے کوئٹہ میں اسلام آباد احاطہ رحیم بخش میں رہا کرتے تھے ۔ اب وہ چلے گئے ہیں ۔ ان کا پتہ درکار ہے ۔

حبیب اللہ و محمد شفیع احمدی ۔ اسلام آباد کوئٹہ

دعائے مغفرت

(۱) میرا چچا زاد ۔۔۔ ظہور احمد فوت ہو گیا ۔ محمود خان سکرٹری اوڈیراں ۔

(۲) میری اہلیہ ۷ ر نومبر کو فوت ہو گئی ہیں ۔ سید غلام صفدر سرگودی ۔

(۳) میرے والد صاحب ۵ ر نومبر کو فوت ہو گئے ۔ سراج الدین ۔ منڈیالہ ۔

(۴) میری بیوی فوت ہو گئی ۔ مستری محمد باجوہ ۔

(۵) میری والدہ فوت ہو گئیں ۔ فضل الرحمان خورد ۔

(۶) میرے بھتیجے شیخ عبد الرحمان سکرٹری انجمن احمدیہ کا ۔ ر نومبر انتقال ہو گیا ۔ محمد ظہور الدین ۔ اگرہ ۔

(۷) میرا لڑکا فوت ہو گیا ۔ ۔ الہ دین احمدی جانی ۔

(۸) میرے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ۔ محمد تقی ۔ تہاڑی ۔

(۹) میاں پیر انداز صاحب فوت ہو گئے ۔ محمد حسن زرگر

(۱۰) میرا چھوٹا بھائی ۔۔۔ الحق فوت ہو گیا ۔ محمد امیر ۔ ڈیرہ گدہ

احباب سب کے لئے دعائے مغفرت کریں ۔ یہ مرحومین ۔۔۔

ٹائمز آف انڈیا اور احمدیہ مسجد لنڈن

انگریزی اخبارات جو اقتباسات ہم چھاپ رہے ہیں ۔ انہیں میں آج کے اخبار میں ایک کٹنگ ٹائمز آف انڈیا کا بھی ہے ۔ جو ایک وسیع اور کثیر الاشاعت اخبار ہے ۔ اس اخبار نے حقیقتوں کو جو واضح کیا ہے وہ ناظرین کی توجہ کے قابل ہے ۔ ایک تو شاہزادہ فیصل کو مسجد کا افتتاح نہ کرنے کا خود دست انوری ۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ۔ قادیان دارالامان۔ ۲۳ نومبر ۱۹۲۶ء

اسلام میں عورت کی حیثیت

سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین سے پہلے جیسا کہ دُنیا کی کشتی مختلف گناہوں کے گرداب میں پھنسی ہوئی تھی۔ اور فسق و فجور کے گھٹا ٹوپ بادلوں نے بحر و بر کو گھیر رکھا تھا۔ مختلف جرائم کا ذکر فخریہ طور پر کیا جاتا تھا۔ اور دنیا کے بسنے والے خداوند حقیقی سے رشتۂ عبودیت بالکل منقطع کر چکے تھے۔ وہاں مختلف مذاہب نے بھی غریب فرقِ اناث پر بے جا مظالم توڑنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رکھا تھا۔ ہندو قوم میں عورت ایک نہایت ہی مکروہ اور ناقابل اعتبار چیز خیال کی جاتی تھی۔ چنانچہ منوسمرتی میں لکھا ہے:۔

”عورت کی فطرت میں بے حیائی ہے۔ بچپن کی عمر میں اس کی نگرانی باپ۔ جوانی میں خاوند اور بڑھاپے میں بیٹا کرے۔ کیونکہ وہ کسی اعتماد کے قابل نہیں۔ مستورات کو بھیڑ بکریوں کی طرح اپنی ملکیت تصور کیا گیا۔ مہاراجوں تک ایک ایک عورت کے پانچ پانچ خاوند بنے۔ گویا وہ خاندان بھر کا مال مشترک گردانی گئی۔ یہ یہاں تک ہی بس نہیں کی گئی۔ بلکہ اتنی بے قدری کی گئی کہ اسے جیتے جی مار دیا گیا۔ بغیر اس کی رضامندی کے اسے روتے چیختے مُردہ خاوند کے ساتھ زبردستی چتا میں بٹھا کر جلا دیا گیا۔ اس کے ہاتھ کے پکے ہوئے کھانے کو بھرشٹ سمجھا گیا۔ خاوند کے ساتھ مل کر کھانا کھانا اس کے لئے ظلم عظیم اور گناہ کبیرہ خیال کیا گیا۔ عمدہ خوراک گوشت وغیرہ مردوں کے لئے مخصوص کر دی گئی۔ اور عورت کو اس سے قطعاً محروم کر دیا گیا۔ یہاں تک ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ نیوگ کا حیا سوز مسئلہ جس کے تصور سے بھی جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے جائز قرار دیا گیا۔ اس کے بعد عصمت و عفت کے جوہر آبدار کو مٹی میں ملا دیا گیا۔ بے شک وہ دیویوں کی کچھ عزت کرتے تھے۔ مگر وہ پانچ سات ہاتھ پاؤں والیاں۔ کوئی زندہ ہستیاں نہ تھیں۔ بلکہ ایک خیالی اور وہمی مورتیں تھیں۔ اسی طرح بہت سے ممالک میں دیوتاؤں کے استھان پر مستورات کی قربانی کی جاتی۔ چنانچہ کتاب سیر ظلمات کا مصنف لکھتا ہے:۔ کہ جنوبی افریقہ میں ہر سال سمندر کے دیوتاؤں کی نذر ایک روتی کراہتی عورت کی جاتی۔ اور لوگ اسے بہو بنا کر سمندر میں پھینکتے اور بڑے خوش ہوتے۔

اسی طرح بیوہ پر طرح طرح کے مظالم کر کے اس کی زندگی کو تلخ کر دیا جاتا۔ اور دوسری شادی نہ کرنے کی بے جا تنگی سختی سے [illegible] بن جاتی۔ غرض اگر ان سب مظالم کو یکجا جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ چین۔ یونان [illegible] زمانہ میں تہذیب اور [illegible] کے گہوارے سمجھے جاتے تھے ان کا مستورات کے متعلق یہ خیال تھا۔ جیسا کہ انڈرونیکس لکھتا ہے:۔ ”کہ آگ سے جل جانے اور سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے۔ لیکن عورت کے شر کا مداوا محال ہے“

سقراط لکھتا ہے:۔ کہ عورت سے زیادہ فتنہ و فساد کی چیز دُنیا بھر میں کوئی اور نہیں۔ وہ دفلی کا درخت ہے کہ بظاہر بے انتہا خوشنما۔ خوبصورت نظر آتا ہے۔ لیکن جب کوئی چڑیا اسے کھا جاتی ہے۔ تو مر جاتی ہے۔

افلاطون کا قول ہے کہ جتنے ذلیل و ظالم مرد ہیں۔ تناسخ کے عالم میں عورت ہو جاتے ہیں۔ عورت کی ذلت کا خیال صرف فلاسفروں کے دماغ تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ مذہبی دُنیا نے بھی اس کے ساتھ یہی سلوک روا رکھا۔ چنانچہ قدیس برنارڈ کہتا ہے:۔ ”عورت شیطان کا آلہ ہے۔“

یوحنا دمشقی کا قول ہے کہ ”عورت شر کی بیٹی ہے۔ اور امن سلامتی کی دشمن۔“

عیسائی مذہب جو اب تہذیب کا سرچشمہ کہلاتا ہے۔ ان کی مقدس انجیل میں یسوع مسیح کا اپنی ماں کو جھڑک دینا ثابت ہے۔ رومۃ الکبریٰ میں عورتوں کی حالت چوپایوں کی تھی۔ اور ان پر بے جا حکومت کی جاتی تھی۔ یقین کیا جاتا کہ اس طبقہ کو آرام و آسائش کی ضرورت نہیں۔ اچھے لباس اور زیورات سے انہیں احتراز لازمی تھا۔ ذرا ذرا سے قصور پر ذبح کی جاتیں۔ محض بے بنیاد الزام پر آگ میں ڈالی جاتیں۔

سولہویں سترہویں صدی عیسوی میں جب جادو کا اعتقاد لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو رہا تھا۔ اکثر صورت میں غریب عورت پر ہی الزام رکھا جاتا۔ اور وہ ظلم کا شکار ہوتی تھیں۔ الیگزنڈر ششم نے ۱۴۹۴ء میں۔ لوئی دہم نے ۱۵۲۱ء میں۔ اڈرین ششم نے ۱۵۲۲ء میں جس بیدردی کے ساتھ عورتوں اور ان کے بچوں کو سحر کے الزام میں ذبح کیا۔ اس سے تاریخ یورپ کے صفحات رنگین ہیں۔ ملکہ الزبتھ اور جیمس اول کے عہد میں ہزاروں عورتوں کا اس الزام میں جلایا جانا اور لانگ پارلیمنٹ کے زمانہ میں سولی دیا جانا تاریخ کے کھلے ہوئے واقعات ہیں۔ ایسا ہی انگلستان میں عورتوں کو سزا دینے کے لئے ایک قبر وضع ہوئی۔ انہوں نے جدید قانون مرتب کئے۔ سارے یورپ نے اس صنف نازک پر ستم کرنے کا عہد کر لیا۔ جس کا نتیجہ بقول ڈاکٹر ڈریپر یہ ہوا کہ عیسائیوں نے ۱۱۰۰ء [illegible] عورت کو ناگ اور ناگن سے بدتر قرار دیا۔ گیا۔ حوا کی بیٹیوں کو ابدی گنہگار خیال کیا جاتا۔ اور گناہ کی محرک گردانا جاتا۔ شیطان لعین کا دروازہ انہیں کہا گیا۔ صراط مستقیم سے ہٹانے والی انہیں بتایا گیا۔ اور تمام [illegible] انہیں [illegible] خدا کے اکلوتے بیٹے کی موت کا سبب عورت ہی سمجھی گئی۔ اس کا دیکھنا گناہ۔ اس کا کسی دینی دنیوی مجلس میں آنا جانا بند۔ وہ گھر کی چار دیواری کی قیدن تھی۔ جس کو خدا کے گھر کے نزدیک بھی جانے کی اجازت نہ تھی۔ ہاں بیوہ یا کنواریاں گرجا کی پاسبانی کی عزت حاصل کر سکتی تھیں۔ مگر وہ بھی بائبل پڑھنے پڑھانے سے قاصر رہیں [illegible] چلی آتی ہے۔

غرض نہ شریعت موسوی نے اس طرف توجہ کی۔ نہ حضرت داؤدؑ اس کا کوئی مداوا کر سکے۔ نہ ہی حضرت یعقوبؑ کی نبوت اس میں کامیاب ثابت ہوئی۔ نہ ہی مسیح کی صلح کل رسالت اس غریب طبقہ کی فریاد کو پہنچ سکی۔

روبیور۔ ڈیڈیرو۔ مونٹسکو کا نام سب سے پہلے لیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے یورپ میں حریت اور آزادی کی بنیاد قائم کی۔ لیکن صنف نازک کے باب میں ان کے قول بھی نہایت ہی سخت ہیں۔ چنانچہ مونٹسکو کا قول ہے۔ کہ فطرت نے مرد کو قوت اور عقل دی۔ اور عورت کو صرف زینت اور خوشنمائی۔ اگر عورت سے یہ خارجی پردہ اُٹھا لیا جائے۔ تو اس کی اہمیت اور اقتدار بھی ختم ہو جاتی ہے۔

اسی طرح عرب میں اس بے زبان ہستی پر اس قدر ظلم و ستم کی گرم بازاری تھی۔ کہ جس کا تصور بھی دل کو ہلا دیتا ہے زندہ جیتی جاگتی معصوم بچیوں کو دبا دینا ان کے لئے بڑا بھاری فخر تھا۔ عربوں کا قول تھا کہ میری بیوی میری زندگی چاہتی ہے اور میں از روئے شفقت اس کی موت کی آرزو کرتا ہوں۔ کیونکہ موت عورت کے حق میں عزیز ترین مہمان ہے۔ اگر کسی شخص کی بیوی اس سے پہلے مر گئی۔ تو گویا اس کی نعمتیں مکمل ہو گئیں۔ اگر بیٹی کو قبر میں دبا دیا۔ تو گویا اپنے داماد سے پورا انتقام لے لیا۔

مگر مقدس اسلام اور بانی اسلام نے دنیا کو جتلا دیا۔ بتلا دیا اور دکھلا دیا۔ کہ عورتیں بھی ایک ذی رُوح ہستی اسی صانع قدرت کی بنائی ہوئی ہیں۔ جس کی پیدائش مرد ہیں۔ قرآن کریم نے فرمایا:۔ والمؤمنین والمؤمنات والقٰنتین والقٰنتٰت والصّٰدقین والصّٰدقٰت والصّٰبرین والصّٰبرٰت والخٰشعین والخٰشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصّٰئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذّٰکرین اللہ کثیرا والذّٰکرات اعدّ اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما۔

[illegible] کے ساتھ نیکی کرنے کی تائید کی گئی۔ اور [illegible] کو یکساں درجات حاصل کرنے [illegible] محمد مصطفےٰ ﷺ جیسی بےگناہ دنیا کو کفر و شرک کے عمیق گڑھے سے نکال کر نجات کا رستہ دکھایا اور بچھڑی ہوئی خدائی کو خدا سے واصل کرایا۔ اسی طرح فرقہ اناث کو ذلت [illegible] کے پنجۂ تشدد سے چھڑایا۔ بلکہ ان [illegible] پر بھی علم و فضل کے دروازے کھول دیئے۔ ان کو بھی تعلیم کی مردوں کی طرح ہی تاکید کی گئی۔ اور یہاں تک فرمایا۔ کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے۔ جو اپنی عورت کے ساتھ بہتر سلوک کرے۔ کلام پاک میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علےٰ بعض۔ یعنی مرد عورتوں کے ذمہ دار ہیں۔ مگر عورتوں کو بھی یہ فضیلت حاصل ہے [illegible] بچیاں کی تربیت کرنے والی ہے۔ پھر جا بجا قرآن کریم جہاں مومنین کے لئے جنت کی بشارت دیتا ہے۔ وہاں وہی اجر مومنات کے واسطے قرار دیتا ہے۔ جہاں صادقین کے واسطے خداوند کریم کی رضامندی کی خوشخبری ہے۔ وہاں صادقات کو بھی کسی بیکسی میں نہیں چھوڑا۔ جس انعام کے مستحق قانتین اور صابرین ہیں۔ اسی انعام کی وارث قانتات اور صابرات بھی ہیں۔ بلکہ فخر مستورات ام المومنین حضرت بیوی عائشہ صدیقہ کی تعریف میں قریبًا بہت سے رکوع ہیں۔ پھر فرعون کی بیوی آسیہ کی تعریف بھی ہے۔ پھر بیوی مریم صدیقہ جو خدا کی نذر تھیں۔ اور وہ عبادت کے لئے دنیا سے علیحدہ ہو بیٹھی تھیں اور جن پر یہود نے کئی بیجا الزام جڑ دیئے تھے ان کی بھی صداقت اور راستبازی عصمت و عفت کی تعریف میں سورت آل عمران بھری پڑی ہے۔ غرض قرآن کریم نے اس کمزور ہستی پر اس قدر احسان کئے اور اس کی قدر افزائی کی۔ کہ کوئی اور مذہب مذہبی تعلیم کے رُو سے اس کی نظیر نہیں پیش کرسکتا۔ ہاں پھر قرآن کریم نے اس زندہ درگور کی جانے والی بےزبانوں کو صرف موت کے چنگل سے نہیں چھڑایا۔ بلکہ ان باپوں کی جائیدادوں کا حصہ دار بھی ٹھیرایا۔ جو کہ جیتی جاگتی موتیوں کو سپرد خاک کر آتے تھے۔ پھر انہیں ان خاوندوں سے مہر دلوائے جو انہیں بھیڑ بکری کی طرح اپنی ملکیت جانتے تھے اور انہیں ان کی وراثتوں میں بھی جائز حصہ دار بنایا۔ پھر اسی ذلیل کی خادمہ ہستی کو یہاں تک رتبہ دیا گیا۔ کہ ماں کے پاؤں تلے جنت ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اور ہمارے آقائے نامدار حضرت سید کونین نے صرف زبانی ہی باتیں نہیں کیں۔ بلکہ اپنے اعمال سے عزت نسواں کر کے دکھائی چنانچہ لکھا ہے۔ کہ بیوی عائشہ صدیقہ روٹی پکاتیں تو سرورِ عالم آگ جلا دیتے۔ جب اپنی لڑکی فاطمۃ الزہرہ تشریف لاتیں تو حضور اٹھ کھڑے ہوتے۔ جب کبھی کوئی بیوی خدیجۃ الکبریٰ کی سہیلی آتیں۔ تو حضور ان کی بڑی عزت کرتے جب دائی حلیمہ تشریف لاتیں۔ تو حضور اپنی چادر مبارک انہیں بیٹھنے کے [illegible] دیتے۔

غرض اس بےزبان ہستی کو اسلام نے ایسی کایا پلٹی کہ وہی خواتین بڑی بڑی عالمہ فاضلہ جانثار [illegible]ات بنیں خدا رسول کی محبت میں باپ بیٹے خاوند بھائی قربان کر دیئے۔ رسول کریم [illegible] رہیں۔ پھر خولہ بنت الازور کے کارنامے آج تک اسلامی تاریخ میں عورت کی بہادری کے شاہد ناطق ہیں۔ عورتیں بادشاہ گذریں۔ میدان جنگ میں سپاہگری میں مردوں سے کم نہیں رہیں۔ عالمہ گذریں ہزاروں لاکھوں انسانوں نے ان سے علم سیکھا۔

ہاں ہم ہی میں وہ مائیں تھیں۔ جنہوں نے جنید بغدادی شبلی عبد القادر جیلانی امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل اور حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے بزرگ پیدا کئے۔ کیا خدا نے اب ہم سے وہ قوت چھین لی ہے۔ کیا وہ سب خوبیاں ہم سے مفقود ہوگئی ہیں جن سے ہم پر بڑے بڑے عابدوں اور زاہدوں کو بھی رشک آتا تھا۔ نہیں نہیں وہ خوبیاں ہم میں ہیں۔ اور ضرور ہیں۔ مگر افسوس کہ ان خوبیوں کے موتی جہالت کے کیچڑ کے نیچے پنہاں ہوگئے ہیں ہمسایہ قوموں کے علم کا سورج نصف النہار پر پہنچ گیا ہے۔ مگر ہمارے لئے وہی کالی رات۔ ہمسایہ قومیں گوہر علم کی تلاش میں سرگردان مگر ہم خواب غفلت میں سرشار۔ خداوند کریم نے ہمیں کس مپرسی میں نہیں چھوڑا۔ جب مستورات کی عزت مسلمانوں نے ہندوؤں کی ہمسائیگی کے سبب چھوڑ دی اور اسے جوتی سے تشبیہ دی جانے لگی تو اس رب الورےٰ نے چودھویں صدی کے نبی صلح امن کے شہزادے کو مبعوث فرمایا۔ اس بروز مصطفےٰ نے وہی آغاز اسلام والی عزت قدر و منزلت عورت کو واپس دلائی حضرت ام المومنین صاحبہ کی حقیقی عزت افزائی اور حسن سلوک سے دنیا کو دکھلایا کہ ھن لباس لکم اسلام نے سچ فرمایا ہے۔ اسی طرح اپنی تحریر تقریر میں ہمیشہ غریب فرقہ پر مہربانی ہی فرماتے رہے جیسے اپنے خدام کے دل میں مستورات کی کھوئی ہوئی توقیر قائم کر دی۔ اب صرف ہم میں تعلیم کی کمی ہے۔ اے احمدی بھائیو۔ بے شک ہم خود جاہل کاہل سست ہیں مگر نور علم سے ہمیں منور کرنا آپ کا فرض ہے۔ جب قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں۔ تو پھر سوچیئے۔ کہ لباس کو علم کے پانی سے صاف رکھنا کیسا ضروری ہے۔ نیز آپ کا فرض ہے۔ کہ عورتوں کے مناسب حال نصاب طیار کئے جاویں جا بجا دینی دنیوی درسگاہیں کھولی جائیں۔ جب آپ کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کی شناخت اور تعلیم سے پاک صاف کر دیا ہے۔ تو اپنے لباسوں سے جہالت کا بدنما دھبہ اتارنے کی کوشش کرو۔ اپنی بہنوں بیٹیوں کو زیور علم سے آراستہ کرو۔ اور باقی سب دنیا کو دکھا دو۔ کہ ہم احمدی سچے اسلام کے پرستار ہیں۔ جو کہ تعلیم نسواں کو اپنا فرض اولین خیال کرتے ہیں۔ خداوند کریم سلامت رکھے ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو جن کے دل میں تعلیم نسواں کی سچی تڑپ ہے۔ بندہ نوازی سے ایک سکول اپنی زیر نگرانی کھول رکھا ہے۔ مگر ہم چاہتی ہیں۔ کہ جس طرح عہد محمودی میں کفرستان میں تثلیث کو پاش پاش کرنے اور مادیت کو مٹانے کے لئے بلند میناروں پر اللہ اکبر کی صدا گونجی ہے۔ اسی مبارک عہد میں [illegible] فرقہ اناث کے لئے ایک نصرت گرلز ہائی سکول اور بورڈنگ کی شاندار بلڈنگ نظر آنے لگے۔ جس میں ہماری بچیاں دینی اور دنیوی علوم سے بہرہ ور ہو کر اپنے فرض تبلیغ کو ادا کریں۔ جس کی تعلیم ہمیں ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ اور جس کی اشاعت ہر ایک احمدی مرد عورت پر یکساں فرض ہے۔ والسلام ؎

(راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی ضلعدار نہر)

موجودہ حکومت ٹرکی کا اثر عورتوں پر

لنڈن کے ایک اخبار کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ جب میں پہلے یہاں آیا۔ تو عورتیں برقعوں میں بند تھیں۔ سر سے لے کر پاؤں تک پردہ تھا۔ ان کی آنکھیں بھی بمشکل دیکھی جاسکتی تھیں۔ لیکن اب بہت تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ ترکی عورتیں دوسرے مہذب ممالک کی طرح لباس پہنتی ہیں۔ وہ لبوں اور رخساروں پر رنگ ملتی ہیں۔ سرمہ بھی لگاتی ہیں۔ اپنی گردنیں بالکل ننگی رکھتی ہیں۔ بال بھی کٹواتی ہیں۔ ہوٹلوں میں کھلم کھلا جاتی ہیں۔ مردوں سے باتیں کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ یہ ساری آزادی صرف چند سالوں میں حاصل ہوئی ہے ؎

زمیندار کی آنکھ میں موتیا

افکار و حوادث کے ایڈیٹر نے ایک نہایت نامعقول سوال کیا تھا کہ آیا علی گڑھ کی جماعت (حضرت) خلیفۃ المسیح کے کثرت ازدواج پر معترض ہوئی اور اسے احمدیت سے خارج کر دیا گیا۔ چونکہ یہ واقعہ قطعی جھوٹ تھا۔ اس لئے جناب محمد حسین صاحب سب جج نے اس کی تردید کی جو الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مگر زمیندار کا ایڈیٹر ہے۔ کہ اب ایک اور افترا کرتا ہے نیز لکھتا ہے کہ ہمارے پچھلے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ زمیندار کا عملہ کھل کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء راشدین پر اعتراض کیوں نہیں کرتا وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی آڑ میں اپنے ارتداد از اسلام کو کیوں چھپا رہا ہے۔

مشاہداتِ عرفانی
یا
لنڈنی چٹھی
نمبر ۸

شکریہ اور شکایت میرے مشاہدات الفضل میں چھپ رہے ہیں اور احباب مجھے لکھ رہے ہیں۔ کہ میں اس سلسلہ کو بند نہ کروں۔ یہ میرے اختیار اور بس کی بابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا۔ میں لکھوں گا۔ میں کبھی قدردانی یا تعریف کے خیال سے نہیں لکھتا۔ اور نہ مجھے لکھنے سے کبھی یہ امر مانع ہوا ہے کہ کوئی اس کی مخالفت کرتا ہے۔ میرا اصول ہمیشہ سے یہ ہے۔ لکھنا ہے تو مت ڈر۔ ڈرنا ہے تو مت لکھ۔

میں احباب کی قدردانی کا شکریہ بھیج چکا ہوں۔ مجھے ایک شکایت اپنے معزز ہم عصر الفضل سے ہے۔ اور وہ الفضل ہی میں شائع کرتا ہوں۔ میں بدخط تو ہوں۔ لیکن غلط نویس نہیں مگر طباعت کی غلطی میرا پیچھا یہاں بھی نہیں چھوڑتی۔ الحکم میں غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ اس کی وجہ میں یہاں بیان نہیں کرتا مگر الفضل جیسے اخبار میں ادنیٰ درجہ کی غلطیاں رہ جانا عرفانی کے لئے بہت تکلیف دہ امر ہے۔ خصوصاً اس قسم کی جہاں ہیں کی نہیں بنا دیا گیا ہو۔ مجھے امید کرنی چاہیئے۔ کہ آئندہ غلطیاں نہ ہونگی ٭

عرفانی سکاٹ لینڈ یارڈ میں سکاٹ لینڈ یارڈ۔ یہاں کا وہ وسیع و دقیع محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی کا ہے۔ جس کی دھوم کل دنیا میں ہے۔ میں اس کے حالات اور اس کی وسعت اور اس کے کام کی نوعیت پر کچھ نہیں لکھ رہا ہوں۔ اس عنوان سے ناظرین الفضل کو تو تعجب ہوگا کہ عرفانی سکاٹ لینڈ یارڈ میں کیوں؟ مگر میں بہت ہی جلد اس حقیقت کا اظہار کر دیتا ہوں کہ میں سکاٹ لینڈ یارڈ میں ابھی تک نہیں گیا۔ شاید کسی وقت جا سکوں ٭

واقعہ یہ ہے کہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء کی شام کو واٹرلو سٹیشن سے پیرس کو جانے والی گاڑی پر ایک انگریز دوست کو جانا تھا۔ مولانا درد نے ٹیلیفون پر مجھے کہا کہ میں ٹھیک ۹ بجے وہاں پہنچ جاؤں۔ میں غلط فہمی سے ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۶ء کی صبح سمجھا۔ اس لئے میں نے دوسروں کے پروگرام کو بدل کر سٹیشن پر جانے کا ارادہ کر لیا۔ اور ۲۰ کی شام کو جیسا کہ مجھے در اصل جانا چاہیئے تھا۔ میں نہ پہونچا۔ مولانا درد اور مولانا ملک اس دوست کو رخصت کر کے میرا انتظار کرتے رہے۔ اور میرے نہ پہنچنے کے اسباب پر اپنے نقطۂ خیال سے گفتگو کرتے رہے۔ درد صاحب کو یہ خیال گذرتا تھا۔ کہ کوئی حادثہ نہ ہو گیا ہو۔ وہ بیچارے رات بھر اس خیالی تکلیف میں مبتلا رہے۔ میں دوسرے دن اپنی سمجھ کے موافق ۸ بجے گھر سے نکلکر سٹیشن کو چلا گیا۔ اور دس بجے تک ان کا انتظار کرتا رہا۔ انہوں نے آنا تھا۔ اور نہ آئے۔ میں وہاں سے حیران ہو کر سٹار اسٹریٹ میں ٹیلیفون کرنے آیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بڑی سرگرمی سے عرفانی کی تلاش پولیس سٹیشنوں اور ہسپتالوں میں بذریعہ ٹیلیفون ہو رہی ہے۔ میری حیرت ظاہر تھی۔ کہ مجھے ان مقامات پر کیوں تلاش کیا جاتا ہے۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا۔ کہ صبح درد صاحب نے ٹیلیفون پر مجھ سے گفتگو کرنی چاہی۔ اور جب میرے گھر پر آدمی بلانے گیا۔ تو گھر کی خادمہ نے (جو عموماً ساڑھے نو بجے آتی ہے) کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ مسٹر عرفانی رات سے آئے ہی نہیں۔ اس لئے کہ ان کا دودھ اور اخبارات پڑے ہیں میں چونکہ تمام مکان میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں۔ اور آج جبکہ میں باہر جا رہا تھا۔ میں نے اخبارات اور دودھ کی بوتل کو چھوا نہیں۔ اور خادمہ کے لئے یہ سب سے پہلا موقعہ تھا اس نے یہی قیاس کیا۔ کہ رات کو نہیں آیا۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ اخبارات اور دودھ پڑا رہتا۔ سٹار اسٹریٹ میں جبکہ یہ خبر پہنچی۔ اور مسٹر درد کو مطلع کیا گیا۔ تو ان کی حیرانی کی حد نہ رہی۔ رات کو سٹیشن پر نہ پہنچنے کا خیال پہلے تو محض موسم کی شدت برودت سمجھا گیا تھا۔ مگر اب میری غیر حاضری سے حادثہ کا یقین دلا دیا گیا۔ اور سکاٹ لینڈ یارڈ سے گفتگو شروع ہو گئی۔ اور اس طرح پر عرفانی صاحب کا ذکر خیر سکاٹ لینڈ یارڈ میں پہونچا۔

درد صاحب اب شب گذشتہ کے حادثات اور عرفانی صاحب کے حلیہ کو بیان کر کے سکاٹ لینڈ یارڈ کو آمادہ کر رہے ہیں کہ وہ اپنے سریع رسانوں کے ذریعہ میرا پتہ نکالیں۔ ادھر سٹار سٹریٹ کو ہدایات دیں کہ وہ ٹیلیفون کر کے مختلف ہسپتالوں سے پتہ نکالیں۔ جہاں خدانخواستہ مجروح عرفانی زیر علاج ہو میں نے جب اس حادثہ خیالی کی خبر کو سنا۔ تو فوراً درد صاحب سے گفتگو کرنی چاہی۔ مگر ٹیلیفون پر وہ میرے متعلق سکاٹ لینڈ یارڈ سے گفتگو کر رہے تھے۔ اس واسطے سلسلہ کو ایکسچینج والی ملازمہ کاٹ نہیں سکتی۔ دس منٹ تک یہ سلسلہ لمبا دیکھ کر میں نے ٹیلیفون پر سلسلہ کو کاٹ دینے کے لئے کہا۔ کہ معاملہ نہایت نازک ہے۔ ان کو یقین یا خیال ہے کہ ایک آدمی گم ہو گیا ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ وہ آدمی موجود ہے۔ اور کلام کر رہا ہے۔ اس لئے فوراً کاٹ دو۔ مگر وہ اپنے قواعد کی پابندی سے مجبور تھی۔ آخر سلسلہ کلام سکاٹ لینڈ یارڈ سے ختم ہوا۔ اور میں نے واقعات کو دہرایا۔ تو درد صاحب کی حیرت تو دور ہوئی۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تسلی نہ ہوئی۔ جب تک انہوں نے فوراً مسجد کو آنے کے لئے کہہ کر اقرار نہ لے لیا ٭

میں مسجد پہنچا۔ تو وہ اس طرح پر ملے۔ کہ گویا میری نئی زندگی ہوئی ہے۔ واقعہ معمولی اور لطیفہ سے زیادہ وقعت شاید نہ رکھتا ہو۔ مگر اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت اور آپ کی قوت قدسیہ کا پتہ ملتا ہے۔ درد صاحب کو کس چیز نے بے قرار کیا۔ میرا ان کے ساتھ جو کچھ بھی تعلق ہے۔ وہ محض سلسلہ کی وجہ سے ہے۔ مگر وہ اپنی ذمہ واری کے احساس سے بے قرار تھے۔ لنڈن میں ایسے حادثات کا ہو جانا معمولی بات ہے۔ میرے جیسے بڈھے اور لاابالی مزاج کے انسان کا کسی موٹر وغیرہ کی ٹکر سے مجروح ہو جانا (خدا محفوظ رکھے) تعجب انگیز نہیں۔ مگر جس چیز نے درد کو ہمدرد بنا دیا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی کا اثر ہے۔

جذبات اور احساسات دنیا میں نہایت ہی مؤثر اور محرک چیزیں ہیں۔ اس لئے قرآن مجید جو خدا تعالیٰ خالق فطرت کا کلام ہے۔ وہ جذبات اور احساسات پر بے حد اثر ڈالتا ہے۔ میرے دل میں درد صاحب کی قدر و قیمت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان بہت بڑھا۔ یہ خیالی واقعہ اس عملی قوت کا اظہار ہے۔ جو ہم اپنے اندر اپنے دوستوں کی ہمدردی اور بہی خواہی میں رکھتے ہیں۔ میں قوم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کا نمائندہ اپنے فرض کو کس طرح پہچانتا ہے۔

اس طرح پر حضرت عرفانی سکاٹ لینڈ یارڈ اور لنڈن کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں پہنچے۔ میرا خیال ہے کہ اس واقعہ کے بعد میرے بدگمان دوست کو اطمینان ہوگا۔ کہ میں لنڈن کے سکاٹ لینڈ یارڈ میں ملازم نہیں ہوں۔ سکاٹ لینڈ یارڈ میں ایک میوزیم بھی ہے۔ میں اس کے متعلق کسی متعاقب چٹھی میں ذکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کریمینالوجی ایک وسیع علم ہو گیا ہے اور اخلاق اور جرائم بجائے خود ایک معنی خیز اور غور طلب مسئلہ ہے ہمارے احباب کو یاد ہوگا۔ کہ ایک سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اخلاق فاضلہ پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا تھا کہ بعض بداخلاقیوں کے لئے آئندہ کسی معلم اخلاق کی ضرورت نہیں بلکہ ڈاکٹر کے پاس بھیجنے کی ضرورت ہوگی۔ یہ فلسفہ اب صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ اخلاق اور جرائم کے سائنس نے اس حقیقت کو آشکارا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مشاہدات عرفانی میں اس کا ذکر آئے گا ٭

لنڈن میوزیم کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح پر اس قوم نے اپنی تمدنی ضروریات میں ترقی کی ہے۔ میں اس عجائب گھر کے تفصیلی حالات دینے کے لئے یہاں تیار نہیں ہوں۔ بلکہ مجھے صرف اس قدر بتانا ہے۔ کہ ترقی کرنے والی قومیں ایک ہی جگہ ٹھہری نہیں رہتی ہیں۔ کیونکہ زندگی کی علامت حرکت ہے اگر سکون ہو تو یہ ترقی نہیں تنزل ہے *

میں ایک کمرہ میں گیا۔ جہاں جوتوں کی ارتقائی صنعت دکھائی گئی ہے۔ ابتداء میں یہ لوگ پرانی طرز کی چپلیاں پہنتے تھے۔ پھر موسم کی ضروریات نے ان کو لکڑی چمڑے سے کام لینے پر متوجہ کیا اور چمڑے کے جوتوں کے مختلف نمونے اور سانچے موجود ہیں۔ ان کی بھونڈی شکلیں دیکھ کر بعض اوقات ہنسی آجاتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ قوم کی اولوالعزمی اور دماغی تربیت ظاہر کرتے ہیں۔ اسی طرح میں نے اس کمرہ میں جہاں برتنوں کے نمونے ہیں دیکھا۔ کہ بالکل وہی انداز ہے۔ جو ہمارے ملک کے گھمیاروں میں اب تک چلا جاتا ہے۔ پانی پینے کے پیالے اور لوٹے اور دکا بیاں اس سے بہتر حالت میں ہیں۔ مگر ہندوستان کو ہزاروں سال گذر جانے کے بعد بھی اب تک یہ بات نصیب نہیں ہوئی جو انگلستان نے اس قدر جلد حاصل کرلی ہے۔ موجودہ زمانے کے برتنوں کی نفاست۔ نزاکت اور ان کا زیادہ عملاً مفید ہونا ہی ایک امر نہیں بلکہ وہ اس جہت سے لنڈن کے گھمیاروں کی قدر و قیمت بڑھانے کا موجب ہوگیا ہے۔ چائے کا ایک ایک سٹ بعض اوقات سینکڑوں سے گذر کر ہزاروں روپیہ کی قیمت پا لیتا ہے۔ میرے بعض دوست اور ہندوستان کے بہت سے لوگ جب انگریزی اشیاء کا مقابلہ ہندوستانی چیزوں سے کرتے ہیں۔ تو ایک پہلو ان کی قیمت کا بھی لیتے ہیں۔ کہ ایک مٹی کا لوٹا اگر ٹوٹ جاوے تو آدھ آنہ ضائع ہوا۔ لیکن اگر ایک جگ ٹوٹ جاوے تو کم از کم ڈیڑھ روپیہ کا نقصان ہوگا۔ میں نے اس قسم کے دلائل کو ہندوستان میں بھی اور یہاں بھی سنا ہے اور سچ تو یہ ہے۔ کہ بعض اوقات میں نے یہاں تو نہیں ہندوستان میں اس قسم کا استدلال کیا تھا۔ لیکن دوسرا پہلو ہمیشہ نظر انداز رہا۔ میں جب کہ لنڈن میوزیم کے اس حصہ میں پھر رہا تھا۔ تو ایک انگریز تماشائی نے مجھ سے پوچھا۔ کہ ان برتنوں کو دیکھ کر تم ہماری قوم کی نسبت کیا رائے قائم کرتے ہو۔ میں نے کہا میں برتن سازی کے اس ارتقاء کو دیکھ کر انگریزی قوم کی بہت عزت اپنے دل میں پاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی تمدنی ضروریات اور مشکلات کا غائر مطالعہ کرکے آگے نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس نے ہندوستان کی گل کوٹی کے متعلق مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا۔ کہ ہندوستان میں اس صنعت نے بعض حصوں میں ترقی کی مگر وہ ترقی نقش و نگار یا رنگ سازی سے آگے نہ بڑھی۔ ملتان کی چینی کا کام اور ہوشیارپور اور جالندھر کے بعض حصوں میں مٹی کے بعض برتن نہایت نازک اور خوبصورت بنتے ہیں۔ مگر وہ آگے نہ بڑھ سکے۔ اسی اثنا میں ایک اور ہندوستانی صاحب تشریف لے آئے۔ وہ مجھ سے ہندوستانی میں بات کرنے لگے *

ہندوستانی۔ بڈھے میاں۔ دیکھا یہ انگریزی گھمیاروں کا نمونہ ہے۔ یا ہیر ان کی شیخیاں سنو مجھے اس کی یہ بات پسند نہ آئی مگر میں نے اس کو عقلی طور پر شرمندہ کرنے کے لئے سلسلہ کلام جاری رکھا)

عرفانی۔ صاحبزادے! میں تو اس کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اس طریق سے قوم میں اولوالعزمی اور ترقی کرنے کی روح پیدا ہوتی ہے اور یہ لوگ جائز فخر کرسکتے ہیں۔ کہ ہم کہاں سے کہاں پہنچے ہیں۔ ایک زمانہ میں ان کے برتن ایسے تھے۔ اب دیکھو کیسے نفیس اور آرام دہ ہیں *

ہندوستانی:۔ حضرت آپ کو معلوم نہیں۔ کہ اس نفاست نے ہندوستان کو کس قدر مالی نقصان پہنچایا ہے *

عرفانی:۔ ہاں آپ بتا دیجئے۔ کہ کیا نقصان ہوا ہے:۔

ہندوستانی۔ پہلے جو برتن ہم ہندوستان کا بنا ہوا ایک دو پیسہ کو لے لیتے تھے۔ اب اس کی بجائے ۸ر یا ۱۲ر کو ولایت کا بنا ہوا لینا پڑتا ہے * اور اگر وہ ٹوٹ جاتا تو ایک پیسہ کا نقصان ہوگا۔ اب اس کی بجائے آٹھ آنہ کا *

عرفانی:۔ صاحبزادے! آپ کو کس نے منع کیا ہے کہ آپ وہی ہندوستانی برتن استعمال نہ کریں یا ہندوستانی ہی ترقی کرکے اس میں ایسی نفاست پیدا کریں۔ کہ وہ آپ کو ولایتی برتنوں کی ضرورت سے بے نیاز کردیں۔ یہ تو آپ نے سمجھ لیا۔ کہ ٹوٹ جانے پر نقصان کی کیا نسبت ہے۔ لیکن یہ بھی تو خیال فرمائیں کہ اگر ہندوستانی ترقی کریں تو وہی لوٹا جگ بن کر ایک روپیہ کو فروخت ہونے لگے اور ہندوستان کا روپیہ ہندوستان میں رہے۔ آپ نہ تو ترقی کرتے ہیں۔ اور نہ ہندوستان کے بنے ہوئے برتنوں پر قناعت کرتے ہیں۔ اور ترقی کرنے والوں کو کوستے ہیں۔ یہ شرافت اور عقل کے خلاف ہے اور مجھے معلوم نہیں یہ قابلیت آپ نے ہندوستان میں پیدا کی تھی یا یہاں آکر کی ہے *

قدرتی طور پر میری اس بات کا جواب نوجوان ہندوستانی کے پاس کچھ نہ تھا محجوب سے ہوگئے۔ اور مجھ سے الگ ہو کر چل دیئے اس قصہ کے بیان کرنے سے میری غرض اتنی ہی ہے۔ کہ ہم دوسروں سے انصاف کرنا سیکھیں۔ اور کام کی بات جہاں سے ملے لے لینی چاہیئے۔ اسلام نے اسی لئے یہ تعلیم دی تھی۔ کہ حکمت مومن کی گم گشتہ متاع ہے *

غرض برٹش میوزیم میں انگریزی قوم کے تمدنی ارتقاء اور خانگی ضروریات کے لئے استعمال اشیاء کی تدریجی ترقی کا ایک دلچسپ سامان ہے۔ جس حصہ میں جاؤ۔ اور جس صیغہ کو دیکھو حیرت ہوتی ہے۔ پرانے زمانہ کی کشتی جس کو صرف کھود کر بنایا گیا ہے۔ اس کا نمونہ موجود ہے۔ پرانے مکانات کے نمونے۔ پرانے قفل اور زنجیروں کے نمونے بالکل ہمارے ملک کی طرز کے ہیں۔ قیدیوں اور مجرموں کو رکھنے کا طریق سکھا شاہی "کاٹھ مارنے" کا طریق ہے۔ ان تمام امور کو دیکھ کر انسانی فطرت کا مطالعہ نہایت دلچسپ ہوجاتا ہے۔ کہ کس طرح پر مختلف ملکوں اور قوموں میں باوجود بُعد کے ضروریات کی تکمیل کے لئے کس طرح یکسانیت پیدا ہوتی ہے میں نے خیالات اور جذبات پر بھی غور کیا ہے اور گھنٹوں اس سے لطف اٹھایا ہے۔ اور یہ مطالعہ ایک شخص کو یقیناً خدا کی طرف لے جاتا ہے کہ یہ موزونیت اور یکسانیت خود بخود نہیں ہوسکتی۔ اور یہ کہ اس فطرت کا پیدا کرنے والا ایک ہے۔ ایک سے زیادہ نہیں۔ میں جس جس قدر اس میوزیم میں پڑتا تھا۔ میرے قلب پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور بے اختیار میرے دل سے یہ آواز نکلتی تھی ؎

جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

ایک کمرہ محض بچوں کے لئے ہے۔ یہ کھلونوں کا کمرہ ہے۔ اور بعض شاہی کھلونے اس میں موجود ہیں۔ ملکہ معظمہ وکٹوریا کی بعض گڑیا اور گڑیوں کے گھر بھی ہیں۔ دروازے پر لکھا ہوا ہے بچوں کا کمرہ۔ میں اس کمرہ میں چلا گیا اور نہایت غور و فکر سے دیکھ رہا تھا۔ کہ چند عورتیں اور دو تین مرد جو میری طرح بلکہ مجھ سے زیادہ بوڑھے تھے آ داخل ہوئے۔ مجھے زندہ دلی سے ساتھ ان سے گفتگو کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور میں نے نہایت تعجب سے سوال کیا *

عرفانی:۔ کیا یہ بچوں کا کمرہ ہے؟

انگریز پیر مرد:۔ ہاں *

عرفانی:۔ کیا ہم بچے ہیں یا ہم کو اس کمرہ سے نکل جانا چاہیئے (میرے اس کہنے پر وہ سب ہنس پڑے) میں نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے ملک میں کہتے ہیں کہ بچے اور بوڑھے برابر ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم بھی بچے ہی ہوگئے ہیں۔ ورنہ اس کمرے میں کیوں آتے *

میری اس زندہ دلی نے ان سب کو بہت مسرور کیا اور وہ مجھے "عجیب آدمی" کہہ کر ہنستے ہوئے آگے بڑھے۔ اور میں وہاں سے نکل آیا *

(باقی دارد)

مسجد احمدیہ لنڈن کا ذکر

ولایت کے مشہور اخبارات میں

افتتاح مسجد کے بعد اخبارات کے ذریعہ مسجد کی شہرت

(نمبر ۲)

ڈیلی سکیچ

یہ اخبار اپنے ۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

مکہ کے وائسرائے امیر فیصل کی بجائے مسجد واقعہ سوتھ فیلڈ کے افتتاح کی رسم کو (جس کو سلسلہ احمدیہ نے قائم کیا ہے) خان بہادر آنریبل شیخ عبدالقادر صاحب بی اے نے ادا کیا۔

ویسٹرن ڈیلی پریس

فرقوں کی دشمنی

مسجد لنڈن کا افتتاح ہو گیا

امیر فیصل کی غیر حاضری کا راز

اس اخبار نے اپنے ۴ اکتوبر کے پرچہ میں جو مضمون شائع کیا اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

لنڈن نے کل ایک ایسے منظر کا مشاہدہ کیا۔ جو اس کی لمبی تاریخ میں کبھی پہلے ظہور پذیر نہیں ہوا۔ میلروز روڈ سوتھ فیلڈ میں پہلی اسلامیہ مسجد کا افتتاح خدائے رحیم کے نام پر ہوا۔ تاکہ اس میں عبادت کی جائے۔ مکہ کے وائسرائے امیر فیصل، شاہ حجاز و نجد سلطان ابن سعود کے دوسرے بیٹے رسم افتتاح کے ادا کرنے کے لئے جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا تھا۔ موجود نہ تھے۔ اور اس غیر حاضری کی وجوہات خواہ سیاسی ہوں یا مذہبی مشرقی راز میں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ امیر کے اس مشرق سے سفر کر کے آنے کی غرض صرف مسجد کا افتتاح ہی تھا۔ لیکن عین آخری موقعہ پر اس کو ایسی ہدایات موصول ہوئیں۔ جنہوں نے اسے شمولیت سے روک دیا۔

ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب درد امام مسجد نے ایڈریس کے دوران میں ایک خط میں ابن سعود کے وزیر خارجیہ کی طرف سے پڑھا کہ امیر اس بات پر سخت افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ کہ وہ رسم افتتاح میں شریک نہ ہو سکیگا۔ ڈاکٹر درد نے بیان کیا۔ کہ وزیر خارجیہ کا خیال ہے۔ کہ امیر کے افتتاح مسجد کی رسم میں شامل ہونے میں کوئی ہرج نہیں۔ اور یہ کہ ایک ضروری تار حکم امتناعی کے منسوخ کر دینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ لیکن اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ ڈاکٹر درد نے وزیر خارجیہ سے پچھلے ہفتے کے روز رات کو ملاقات کر کے ذکر کرنا چاہا۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ڈاکٹر درد نے بیان کیا کہ امیر اور باقی تمام لوگ یقیناً اس کے اسباب سے مطلق بے بہرہ ہیں۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ سلطان کو یہ بتلایا گیا ہے کہ یہ حقیقت میں اسلامی مسجد نہیں ہے۔ لیکن دراصل ایک بین حماقت ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اس کے دل میں کوئی اور وجوہات ہیں مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ یہ تمام بات کس قدر غیر عربی اور غیر اسلامی ہے۔ شاید اس کی تفصیل بعد میں معلوم ہو جائے لیکن مجھے اس بات کا یقین ہے۔ کہ ضرور کوئی خطرناک غلط اطلاع سلطان کو دی گئی ہے۔ جس کے لئے میں کسی کو ذمہ دار قرار دینا پسند نہیں کرتا۔

مخالفت

ایک زیادہ مضبوط خیال کا اظہار شیخ عبدالقادر صاحب نے کیا۔ جنہوں نے کہ امیر کی بجائے مسجد کا افتتاح کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارا نیا سلسلہ پرانے اسلامی فرقوں میں مقبول عام نہیں اور شاید ان کا اختلاف ہی امیر فیصل کی حاضری میں روک ہونے کا باعث ہوا ہے۔ اور انہوں نے اس سخت مخالفت پر بڑا اظہار تنفر کیا۔ انہوں نے خود مسجد کا افتتاح کیا۔ اگرچہ خود وہ اس خاص فرقہ کے فرد نہ تھے۔

مسجد کے افتتاح سے پہلے امام مسجد نے امیر جماعت احمدیہ کا ایک پیغام پڑھ کر سُنایا۔ جو کہ ہندوستان میں ہیں۔ جس میں کہ آنحضور نے تحریر فرمایا تھا کہ مسجد کا بنایا جانا اس احسان کا بدلہ دینے میں مددگار ہو گا۔ جو کہ مغرب والوں نے ہماری غفلت کو دُور کرنے کے لئے علم کی شمع روشن کر کے ہم پر کیا ہے۔ آپ نے عیسائیوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ اسلام کو دشمن نہ سمجھیں کیونکہ اسلام عیسائیت کو ایسا خیال نہیں کرتا۔ ہم مسیح علیہ السلام کو ایک بڑا سچا نبی مانتے ہیں۔

مسجد کو ایک چاندی کی چابی سے کھولا گیا۔ اور جس وقت دروازے کھولے گئے۔ تو اندر سوائے ایک نیلی دری اور سفید دیواروں کے اور کوئی سامان نمائش نہ تھا۔ قبل اس کے کہ نماز ریجنٹ کا ایک کھلے میدان میں انتظام کیا گیا تھا۔ ختم ہو مؤذن کی رقت آمیز پکار ایمانداروں کو نماز کے لئے بلانے کے لئے ویڈز ورتھ کے مکانوں میں پہلی دفعہ گونجی۔ صرف ایک انگریز پادری تمام مہمانوں میں نظر آیا۔ حاضرین میں لارڈ الشفیلڈ سر ڈینی برٹن اور سر مائیکل اوڈوائر سابق گورنر پنجاب بھی تھے۔

اخبار ہفتہ وار ڈیسپیچ

اہل مکہ کی طرف سے مسجد لنڈن کیلئے ممانعت

شہزادہ فیصل اور رسم افتتاح

(ذکر امروز)

یہ اخبار اپنی ۳ اکتوبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

مکہ کی طرف سے آج بعد دوپہر ایک ممانعت کا پیغام پہنچا ہے کہ امیر فیصل میلروز روڈ سوتھ فیلڈز کا افتتاح نہ کریں۔ ہر قسم کی تیاریاں ہو چکی تھیں۔ اور امیر فیصل کا لنڈن میں آنا بظاہر اسی مقصد سے تھا۔ شہزادہ فیصل مکہ معظمہ کے وائسرائے ہیں۔ اور اپنے والد بزرگوار سلطان ابن سعود شاہ حجاز و نجد کی طرف سے نمائندہ ہیں۔ مکہ سے ایک تار آیا ہے۔ جس میں امیر کو افتتاح کرنے سے روکا گیا ہے۔

گذشتہ شب آخری گھڑی تک بھی مسلمان لیڈروں میں سے کوئی واضح طور پر یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ آج کیا ہو گا۔

ایک غلط بیان شائع ہو گیا تھا۔ کہ اس مسجد کو عیسائی اور مسلمان دونوں استعمال کر سکیں گے۔ اور مکہ میں یہ خیال کیا گیا کہ اس مسجد کا افتتاح کرنے سے امیر دو متضاد چیزوں کو پیوند کر دینگے۔

جونہی امیر نے اس امر کو سمجھا اور معلوم کیا کہ یہ غلطی واقع ہو گئی ہے۔ اس نے اپنے باپ کو اطلاع دی۔ اور جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب تک آپ کو جواب نہیں پہنچا۔ اور ممانعت کا پیغام منسوخ نہیں ہو جاتا۔ آپ اس معاملہ میں کوئی کارروائی نہ کر سکیں گے۔

مسجد کے ایک عہدہ دار نے گذشتہ شب ملاقات کے دوران میں اظہار کیا کہ مسجد جماعت احمدیہ نے تعمیر کرائی ہے۔ جو کہ اسلام کا ایک نیا فرقہ ہے۔ اور یہ مسجد جملہ اہل اسلام کے لئے عبادت گاہ ہو گی۔ اس عہدہ دار نے مزید بیان کیا کہ تمام مسلمانوں کے لئے بغیر کسی قسم کی تفریق فرقہ یہ مسجد کھلی ہے۔

امام مسجد لنڈن کا خیال ہے۔ کہ وہ غلط بیانی جو اس مغالطہ کا باعث ہوئی ہے۔ ان کے ایک بیان کا غلط مفہوم سمجھنے سے ہوئی ہے کہ اسلام کی روادارانہ روش میں ایسے مواقع ہوئے ہیں کہ ایک غیر مسلم کو ایک اسلامی مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی۔

ٹائمز آف انڈیا

خواب کا انجام

مسجد لنڈن اور امیر فیصل

ابن سعود کی ممانعت

(لنڈن ۷ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

ایک پرانا مقولہ ہے کہ پیالے کے ہونٹ تک پہنچنے میں بھی بہت سی پھسلاوٹوں کے واقع ہونے کا احتمال ہے۔ امیر فیصل کی غیر حاضری پر عائد ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس کو باپ نے ایک دفعہ افتتاح مسجد لنڈن بعد دوپہر اتوار کے لئے بھیج بھی دیا تھا۔ گو پھر والد کی پھسلاوٹ ہی سے رُک گیا۔ سنیچر کے دن صبح کے وقت امیر کے نہ آنے کی افواہ عام ہو گئی تھی۔ اور اسی دن ۱۱ بجے امیر فیصل کے فارن سیکرٹری نے آ کر امام مسجد مذکورہ کو اطلاع دی کہ سلطان ابن سعود نے شہزادہ کو ایک قاطع تار بھیجی۔ کہ اس موقع پر مت جاؤ۔ لہٰذا افتتاح کی رسم ادا کرنے کے لئے امیر نہیں آئے گا۔ اس ممانعت کی وجہ نہ ہی تو امیر فیصل نے خود نہ اس کے عملے میں سے کسی نے مفصل بتائی ہے۔ لیکن قابل اعتماد لوگوں کی صاف صاف باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ممانعت کے محرک ہندوستان کے وہ احمدیت سے متنفر ہیں۔ جنہوں نے ابن سعود کو یہ لکھ بھیجا کہ آپ کا شہزادہ اگر اپنے شراکت تقریب کے وعدے کو پورا کرے گا۔ تو یہ اس کے لئے بجا نہ ہوگا۔ لنڈن کا ایک اخبار احمدیوں کی طرف سے تحمل اور برداشت کا مبالغہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ یہ مسجد نہ ہی صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے۔ بلکہ عیسائیوں کا بھی اس کے ساتھ ویسا ہی تعلق ہے۔ اور اسی مضمون کی ایک تار مصر میں بھی بھیجی گئی۔ جو کہ وہاں عربی کے اخباروں میں چھپ گئی۔ اور یہی بات تھی جس نے ابن سعود کو شراکت سے منع کرنے پر آمادہ کیا تھا۔

(محل تاسف) افسوس کا موقعہ

مگر امیر فیصل کو ممانعت کی خبر ایک حیرت اور افسوس کی خبر تھی۔ اور مسجد کے افتتاح سے پیشتر اس نے پیغام بھیجا کہ امام مسجد کو جا کر کہو۔ کہ شمولیت تقریب افتتاح سے محروم رہنے پر افسوس ہے۔ اور اس کا ہمراہ فارن وزیر لکھتا ہے کہ یہ ایک ایسا واقع ہے۔ جس نے امیر فیصل کو بہت ہی صدمہ پہنچایا اور ہم دونو مسجد کی بہتری اور بہبودی کے لئے خواہاں ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کرتے ہیں۔ کہ آپ کی تمام کوششوں کو اللہ تعالیٰ برکت اور کامیابی کے تاج سے آراستہ کرے۔ برائے نوازش میرے سلام آداب اور اظہار اعزاز کو قبول فرمائیے۔ میں نے اس ایسی رسم میں شامل ہونے کی فرزانہ رائے کو اپنے دل میں مستقل طور پر قائم کیا ہوا تھا۔ جس میں بڑے بڑے ممتاز و سرفراز اشخاص کا حصہ تھا۔ جن میں ڈپلو میٹنگ سروس کے ممبر۔ ہاؤس آف پارلیمنٹ دہاؤس آف میئر وانڈس ورتھ کے بہت کونسلر۔ سر سیکل۔ لیڈی ڈاکٹر اور جناب عباس علی بیگ شامل تھے۔ اور جماعت کے متفق عقیدے والے لوگ اس بے نظیر موقع میں حصہ لینے کے لئے خاص طور پر اکسفورڈ۔ کیمبرج۔ بلیک پول۔ نیوکیسل۔ مانچسٹر۔ ڈنڈی۔ ایڈن برگ۔ لورپول۔ ڈبلی اور لی سسٹر جیسے دور دراز شہروں سے بھی آ گئے۔ امیر فیصل کی جگہ عبد القادر خاں بی۔ جو کہ جینوا کی لیگ آف نیشن کی آخری اسمبلی میں ہندوستان کا قائم مقام تھا۔ اس نے کہا کہ آج سے بیس سال پہلے جب کہ میں لنڈن میں طالب علم تھا۔ مجھے محسوس ہوا۔ کہ لنڈن میں مسلمان آبادی یا وطن چھوڑ کر آئے ہوئے لوگوں کے لئے مزدد پبلک مسجد چاہیئے۔ اس نے عید کی نماز مسجد نہ ہونے کی وجہ سے ایک پبلک پارک میں ادا کی تھی۔ اور اس نے اس امید کا اظہار بھی کر دیا۔ کہ اس مسجد کے چھوٹے سے آغاز سے لنڈن میں بڑے بڑے اسلامی عبادت خانے بنیں گے۔ اور اس نے احمدیوں کی اس سرگرمی اور شوق پر بہت خوشنودی کا اظہار کیا۔ بعض مواقع پر اس نے احمدیوں کے ساتھ ہی بغیر فرقہ بندی کو مدنظر رکھتے ہوئے نمازیں پڑھ لیں اور ان کے نماز پڑھنے کے طریقے پر بھی کوئی شک وشبہ نہ کیا۔ کیونکہ احمدی لوگ اسی قرآن پر اسی پیغمبر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ جس پر کہ سنی یا شیعہ۔ علاوہ ازیں وہ احکام اسلام کے ویسے ہی فرمانبردار ہیں جیسے کہ اور مسلمان ہیں ✦

اعلےٰ محبت

امام مسجد لنڈن نے جماعت احمدیہ کے رہنما کی طرف سے ایک پیغام پڑھا اور ایک تقریر بھی کی۔ جس میں مسجد کے وہاں بنائے جانے کے مقصد کو واضح طور پر ظاہر کیا۔ اس نے کہا کہ یہ مسجد محض خدا کی عبادت کے لئے کھڑی کی گئی ہے تاکہ اس کی محبت مکمل طریقے سے اور کے ساتھ ظاہر ہو جائے۔ اور لوگوں کو مذہب کی طرف خاص کشش اور رغبت ہو۔ جس کے بغیر حقیقی ترقی ناممکن ہے ✦

خدا کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ ہر طرح کے مصائب اور مشکلات برداشت کرنے کو تیار رہے۔ جب تک ہر قومی اور ملکی لڑائیاں یہاں ختم نہ ہو جائیں۔ اور ان کی جگہ سچی محبت نہ لے لیوے۔ ان کو کامل یقین تھا کہ خواہ کسی قوم کے شریف النفس اور شریف النفس لوگ بھی ہوں۔ اور خواہ ان کے عقیدے اور جذبات بالکل ہمارے برعکس ہوں۔ پھر بھی وہ صلح اور امن کے قائم کرنے میں ہمارے معاون بنیں گے۔ اور اس کے علامات پہلے بھی نمایاں ہیں۔ جیسا کہ ہر مذہب اور ہر قوم کے مختلف اور کثیر التعداد دسرفراز لوگوں نے یہی رائے قائم کی۔ نیز مہاراجہ آف بردوان نے بھی اپنی مختصر تقریر کا مضمون یہی سنایا کہ ہندوستان کی مذہبی تفاوتوں کا وجود بکلی نا صرف ایک چندروزہ نمائش ہی ہے۔ اور اس نے نئی مسجد کا افتتاح بجز گو اسلام کے وسیع اور عام مذہب ہونے کا نشان ظاہر کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اپنے پیغام میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ سب تعریفیں لائق اس اللہ تعالےٰ کو ہیں۔ جس نے ہمیں مغرب کے مرکز میں ایک مقدس جگہ بنانے کی توفیق بخشی۔ اور اس طرح سے مغربیوں کی بھلائی کا قرضہ ادا کرنے کے لائق بنایا۔ اور ہماری گہری نیند کے دوران میں علم کی شعل ہمارے ہاتھوں میں دیکر جو احسان کیا تھا۔ اسکا قصد دینے کے لائق بنایا۔ اور آنجناب حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مسجد کو دلوں میں خدا کی محبت قائم کرنے۔ اخلاق کو سنوارنے اور ضمیر کے آزاد ہونے کی دلیل قائم کرنے اور رابطہ اتحاد و خلوص پیدا کرنے اور غریبوں بے نواؤں کی امداد کا ظاہری نشان بتایا جب آپ نے اکتوبر ۱۹۲۴ء میں اس مسجد کا بنیادی پتھر رکھا تو حضور کا مقصد سوائے مذکورہ بالا باتوں کی تعلیم اور تبلیغ کے اور کچھ بھی نہ تھا۔ احمدیوں کے دل میں عیسائیت کے برخلاف کوئی خیال نہیں آتا ہے۔ بلکہ برعکس اس کے وہ عیسےٰ کو خدا کا سچا اور بڑا پیغمبر مانتے ہیں اور حضرت اقدس نے موقع غنیمت پا کر عیسائیوں کو اسلام سے نفرت کرنے کی بجائے اس کی تعلیم اور خوبیاں دریافت کرنے کی تبلیغ کی۔ آخیر میں حضور نصیحتاً فرماتے ہیں۔ کہ بھائیو! آج کل کی دنیا بت پرستی افسوسناک دور بے مذہبی۔ خدا سے بے پرواہی اور غفلت۔ ممالک میں دشمنی و مخاصمت۔ قوموں کے درمیان کی نفرت اور گروہوں میں ناچاکی اور کشیدگی کا گھر ہے۔ اس لئے یہ ہر ایک خدا سے محبت رکھنے والے دیانتدار کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت کی نیند سے چونک اٹھے۔ اپنے جان و مال کو اس خدا کی راہ میں وقف کرے اور اپنے گھر کو اتفاق اور خدا کی واحدنیت کا مرکز بنائے نہ کہ باعث بے مذہبی اور نفاقی ✦

ویسٹ منسٹر

لنڈن میں احمدیہ مسجد

(۷ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

پچھلے اتوار بعد دوپہر مسجد لنڈن کی افتتاح کے موقع پر

(جوکہ ایک بے نظیر تقریب تھی) ساؤتھ فیلڈز میں یگانے اور بیگانے سب اس احمدیہ عبادت خانہ کے افتتاح کا ملاحظہ کرنے کے لئے ایک بڑے اژدہام میں جمع ہوئے۔ یہ اعلان کہ امیر فیصل ابن سعود شاہ حجاز کا سب سے بڑا بیٹا مخصوص طور پر رسم افتتاح کی ادائگی کے لئے آیا ہوا ہے۔ واقعہ کی دلچسپی اور لطف میں افزائش کا باعث ہوا۔ اور ابن سعود کے بیٹے کو موقع میں شریک نہ ہونے کی خبر نے لوگوں کو بہت تعجب ہوا۔ اور ناگہاں افواہ نے لوگوں کے دلوں میں سخت فکرمندی اور سوزش پیدا کردی۔

مگر ان احباب کو جوکہ سلسلہ احمدیہ کے ممبر تھے۔ اور ان کے خیالات سے واقف تھے۔ کوئی حیرانگی نہ ہوئی۔ اگر وہابی اسلام کے سچے پیرو تھے۔ جیساکہ وہ دعوے رکھتے ہیں۔ تو یہ کب اُمید ہو سکتی تھی۔ کہ ان کا بڑا لیڈر اور سرگروہ ایک ایسی جماعت کا معاون و ساتھی ہوتا۔ جوکہ چند ایک ظاہری طرزوں میں عیسائیوں کے آزادہ رو اور عام فرقوں سے بھی زیادہ تمیز نہیں ہے۔

میرے خیال میں تو تمام اعزاز و تکریم میرزا محمود احمدؐ خلیفۃ المسیح کے پیرووں کو ہے۔ جوکہ اپنے عقیدے کی خاطر افغانستان اور دیگر ممالک میں طرح طرح کی ایذائیں اور ذلتیں اُٹھائے ہیں۔

باایں ہمہ انسان کو ضرور یہ خیال آتا ہے کہ سلطان ابن سعود اس سلسلے کے آئین و عقائد سے کلی طور پر آگاہ نہ تھا۔ جس کی مسجد کی رسم افتتاح کے ادا کرنے سے اچانک اپنے بیٹے کو منع کر دیا۔ اس واقعہ کی مثال تو ایسی ہے۔ جیسے کہ یورپ میں بادشاہ الفونسو جی مُسٹ کیتھولک نے اپنے وارث تخت کو شہر لنڈن میں ایک کوئیکرز کی جلسہ گاہ کے افتتاح سے منع کر دیا تھا۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ احمدیت کی تبلیغ کو مسلمانوں کی کوئی مسلمہ طاقت یا سلطنت (خواہ ملکی ہو یا مذہبی) ہرگز نہیں قبول کرتی۔ جیساکہ عیاں ہے کہ بعض اسلامی ممالک میں ان کا رہنا بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اگرچہ جناب عباس علی بیگ اس قدر آزادہ رو ہیں کہ اس نے آخری ایت والوں کو احمدیوں کی تمام کارروائی میں حصہ لیا۔ تاہم لنڈن میں ان کی جنوبی بستی لینے بم ملتوں سے کوئی مدد نہ لے سکی۔ جیساکہ عباس علی بیگ نے ظاہر کر دیا۔ کہ وہ کسی پہلو میں بھی احمدیوں کے فرقے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ لیکن اس کی انتہائی آرزو یہ تھی کہ وہ بغیر سُنی۔ شیعہ۔ احمدی یا کسی اور فرقے کے امتیاز کے اسلام کے مسلک ربط و اتحاد کو قائم رکھے۔

امیر کیوں رُک گیا تھا؟

مسجد مذکور کے امام کے عام حالات اور گفتگو سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ عرب اور ہندوستان کے مخالف لیڈروں نے ابن سعود کو بہکایا کہ اس کے بیٹے کی رسم افتتاح میں شراکت سے رافضیوں اور کافروں کے گروہ کا حوصلہ اور بھی بڑھ جائے گا۔ اگر بادشاہ بذات خود وہاں موجود ہوتا۔ تو اس کے شکوک اور بھی مضبوط ہو جاتے۔ کیونکہ وہ مسجد کی حدود کے اندر تمباکو نوشی کے متعلق ضرور دریافت کرتا اور کمیٹی کے تمام مخالفوں سے جن میں ہندو اور چرچ آف انگلینڈ کے متبرک آدمی بھی شامل تھے۔ خوب چھان بین سے پوچھتا۔ اور اس مسئلے کی تحقیق کرتا بے شک وہ اِدھر اُدھر کی باتوں اور پروگرام میں سے بہت نقائص چھانٹتا۔ مگر اس سے اس کے سنجیدہ اور کٹر ہونے کا دعوےٰ باطل ہو جاتا۔ (یعنی اس کی سنجیدگی میں فرق آجاتا) اور یہاں خلیفۃ المسیحؑ کے پیغام میں ایسے پیراگراف بھی موجود تھے۔ جوکہ احمدیوں کے متحملاً مقدس شہروں کے فاتح کی بابت ہی مذہب کے برخلاف معلوم ہوتے۔

احمدی محبت امن و امان اور صلح کا پرچار کرنیوالے ہیں۔ جس کے ساتھ وہابی بادشاہ ابن سعود متفق نہیں ہے۔ ہاں اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب امام نے اپنی تقریر میں سر میکل اوڈوائر (جوکہ اس جگہ مہمانوں میں تھے) کا ذکر کیا۔ کہ جب وہ ہندوستان میں اپنے بڑے سرکاری عہدے پر ممتاز تھے تو وہ ہمارے بہترین دوستوں میں شامل تھے۔ کیا میکل اوڈوائر کا اس طرح ذکر کرنا اس جماعت کی صلح اور امن کی تعلیم کے مطابق ہے۔ بغیر حاضر شہزادہ کی جگہ خان بہادر عبدالقادر نے لی۔ جو جیسا تم جانتے ہو۔ لیگ آف نیشنز کے پچھلے اجلاس میں ہندوستان کے نمائندوں میں سے تھا۔ خان بہادر نے بلا تکلف چاندی کی کنجی سے مسجد کا افتتاح کیا۔ اور بعد ازاں ایک تقریر کی۔ جس میں اپنے آپ کو عقائد احمدیت سے بری قرار دیکر پرزور الفاظ میں کہا کہ اسلام کوئی غیر مذہب نہیں ہے۔ اس لئے لنڈن میں ان لوگوں کے لئے جو قرآن کریم اور پیغمبر خدا پر ایمان لائیں۔ ضرور ایک مسجد ہونی چاہیئے۔ اس نے شاہ حجاز کے فعل ممانعت کے متعلق یہ رائے قائم کی کہ یہ اس کی کج فہمی کا باعث تھا نہ کہ فرقہ بندی کی روک ٹوک۔ علاوہ ازیں اس نے اس امید کا بھی اظہار کیا۔ کہ وقت بھی آنے والا ہے۔ جبکہ سلطنت برطانیہ فرانس کی طرح دارالسلطنت میں ایک زیادہ مسجد کی تعمیر کے لئے مددگار بنے گی۔

ضروری اعلان فوری توجہ کے قابل

مسجد لنڈن کے متعلق حالات مرتب ہو رہے ہیں جو انشاءاللہ جلد شائع کئے جائینگے۔ کسی دوست کو اس ضمن میں کوئی بات یا واقعہ یا قابل اندراج یادداشت ایسی معلوم ہو۔ جو اخبارات میں نہ آئی ہو تو اسے فوراً قلمبند کرکے ناظر تالیف و تصنیف کے پتہ پر بھیجدیں۔ مسجد کے چندہ دینے میں کسی نے ایثار اور قربانیوں کے قابل ذکر واقعات ضرور تحریر فرمائیں۔

ناظر تالیف و تصنیف ۔ قادیان

مبلغین و مصنفین سلسلہ کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

(جو ہر وقت ہر ایک مبلّغ و مصنف کی آنکھوں کے سامنے رہنا چاہیئے)

"یاد رکھو کہ ہر ایک انسان جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈہ ہوتا ہے بجز اسکے اور کچھ نہیں۔ پس اگر تم روح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو۔ تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہونگے۔ اور آسمان پر تم دنیا کے لئے ایک مفید چیز سمجھے جاؤ گے۔ اور تمہاری عمریں بڑھائی جائینگی۔

تمسخر سے بات نہ کرو اور ٹھٹھے سے کام نہ لو اور چاہیئے کہ سفلہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام پر کچھ رنگ نہ ہو۔ تا حکمت کا چشمہ تم پر کھلے۔ حکمت کی باتیں دلوں کو فتح کرتی ہیں لیکن تمسخر اور سفاہت کی باتیں فساد پھیلاتی ہیں۔ جہاں تک ہو سکے۔ سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ۔ تا سامعین کے لئے موجب ملال نہ ہوں۔

جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا۔ اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے۔ اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے وہ ناپاک ہے اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی۔ اور نہ کبھی حکمت اور حق کی بات اسکے منہ پر جاری ہوتی ہے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی راہیں تم پر کھلیں تو نفسانی جوشوں سے دور رہو۔ اور کھیل بازی کے طور پر بحثیں مت کرو۔ کہ یہ کچھ چیز نہیں۔ اور وقت کو ضائع کرتا ہے بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو۔ نہ قول سے نہ فعل سے تا خدا تمہاری حمایت کرے۔

اور چاہیئے کہ درد دل کے ساتھ سچائی کو لوگوں کے سامنے پیش کرو نہ ٹھٹھے اور ہنسی سے۔ کیونکہ مردہ ہے وہ دل جو ٹھٹھا ہنسی اپنا طریق رکھتا ہے۔ اور ناپاک ہے وہ نفس جو حکمت اور سچائی کے طریق کو نہ آپ اختیار کرتا ہے نہ دوسرے کو اختیار کرنے دیتا ہے۔ سو تم اگر پاک علم کے وارث بننا چاہتے ہو تو نفسانی جوش سے کوئی بات منہ سے مت نکالو کہ ایسی بات حکمت اور معرفت سے خالی ہوگی۔ اور سفلہ اور کمینہ لوگوں اور اوباشوں کی طرح نہ چاہو کہ دشمن کو خواہ نخواہ ہتک آمیز اور تمسخر کا جواب دیا جائے۔ بلکہ دل کی راستی سے سچا اور پر حکمت جواب دو۔ تا تم آسمانی اسرار کے وارث ٹھہرو۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۳)

خاکسار محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ

(اشتہارات)

قادیان میں سکنی زمین

جو احباب قادیان کی پرانی آبادی یا نئی آبادی میں سکنی زمین خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ خاکسار کے پاس اپنی اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ جس میں رقبہ مطلوبہ محلہ محلہ کے اندر جائے وقوع (یعنی مجوزہ بڑے بازار پر جگہ درکار ہے۔ جس کی شرح زیادہ ہوتی ہے یا اندرون محلہ چھوٹے رستوں پر) اندازہ قیمت وغیرہ درج ہوں۔ پرانی آبادی میں قیمتیں بہت گراں ہیں۔ یعنی اوسط قیمت فی مرلہ یکصد روپیہ سمجھنی چاہیئے۔ اور نئی آبادی میں موقعہ اور جگہ کے لحاظ سے عما فی مرلہ سے لے کر معہ ۱۲ ۸ فی مرلہ تک قیمت ہے۔ ہاں البتہ جو قطعات پرانی آبادی کے بہت قریب ہیں یا نئی آبادی میں آباد مکانوں کے اندر گھرے ہوئے ہیں۔ ان کی قیمت اس شرح سے زیادہ ہوتی ہے۔ نئی آبادی میں پانچ مرلہ سے لے کر چار کنال تک کے قطعات مل سکتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ کے لئے خاص انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اور خاص شرح ہوتی ہے۔ جو دریافت پر بتائی جا سکتی ہے۔ تمام قطعات کے لئے باقاعدہ رستوں کا انتظام ہوتا ہے نئی آبادی فی الحال چار محلوں میں ہے۔ اوّل محلہ دار العلوم جس میں ہسپتال اور بورڈنگ اور مدرسہ وغیرہ ہیں۔ دوئم محلہ دار الفضل جو محلہ دار العلوم کے شرقی جانب دور تک پھیلتا ہوا چلا گیا ہے۔ اور جس میں فاروق منزل اور میاں شریف احمد صاحب کا مکان اور ہمارا فارم ہے۔ سوئم محلہ دار البرکات جو محلہ دار الفضل کے جنوب مشرق میں رستہ کھارا کے دوسری طرف ہے۔ اور جس میں مستری عبد الرحمن صاحب ٹھیکہ دار اور غلام محی الدین صاحب تھانہ دار اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کے مکانات ہیں۔ چہارم محلہ دار الرحمت جو بورڈنگ کے غرب میں رستہ بوٹر کے شرقی جانب سٹور کی عمارت سے لیکر دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جس میں احمدیہ سٹور اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور میاں امیران بخش صاحب شیخوپوری کے مکانات ہیں۔ قادیان کی پرانی آبادی کا نام محلہ دار الامان ہے۔ اگر خواہشمند احباب جلسہ سے قبل میرے پاس اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ تو مجھے یہ سہولت ہوگی کہ ضرورت کے مطابق نئے نشانات لگوا دیئے جائیں گے۔ مگر درخواست کنندہ پر کسی قسم کی ذمہ واری نہیں ہوگی۔ کہ وہ ضرور اپنی درخواست کے مطابق اراضی خریدے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ اور مقررہ شرح سے کمی بیشی کا سوال نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اقساط سے بھی قیمت لی جا سکتی ہے۔ مگر جب تک پوری قیمت ادا نہ ہو جاوے۔ خریدار کے نام پر کوئی قطعہ قطعی طور پر رد کا نہیں جاتا۔ بعض مکانات بھی قابل فروخت موجود ہیں۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تازہ تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمل پور
میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط صاحب سول سرجن بہادر
نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے (صہ) تریاق چشم رجسٹرڈ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر
خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ
گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

یکم دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک خاص رعایت کر دی ہے۔ جو کہ خرید کے برابر۔ آپ ضرور [illegible] اٹھائیں۔ اور بڑی فہرست منگوائیں۔ احباب مہربانی فرما کر اپنے دوستوں دیگر بھائیوں کو آگاہ کر دیں۔

ملٹری واچ کمپنی ڈیرہ اسماعیل خان

اللہ شافی

ملیریا بخار کی مجرب و آزمودہ دوا

کونین سے بڑھ کر مفید اور جملہ اقسام بخار کا دافع (تریاق بخار قاتل ملیریا) جس کے استعمال سے سخت سے سخت کئی کئی دن کا چڑھا ہوا بخار صرف چند خوراک کے استعمال سے بفضلِ خدا اتر جاتا ہے۔ اور بخار کے اترنے کے بعد پھر اس کا استعمال آئندہ کے لئے بخار کو روک بھی دیتا ہے۔ اور ایک شیشی پانچ سات مریضوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ پس ایسی مفید اور مجرب دوا کا ہر گھر میں رہنا باعث آرام ہے اور اس کے مفید اور مجرب ہونے کے متعلق ہزارہا شہادتیں موجود ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو ایسی نایاب دوا سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے تجربہ سے مطلع فرمائیں۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ

خاص رعایت:۔ اطباء اور وید اور ڈاکٹر صاحبان خرچ پارسل و پیکنگ وغیرہ کے لئے چھ آنے کے ٹکٹ روانہ فرما کر صرف ایک مرتبہ اس کو بالکل مفت بلا قیمت برائے تجربہ طلب فرما سکتے ہیں۔

المشتہر
مینیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالی جناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار
معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ۔ چوک اسپاں۔ حیدر آباد۔ دکن

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

دیوبند کا خاتمہ

(اشتہارات)

غیر احمدی اخبارات میں بڑے شد و مد سے ایک اشتہار شائع ہو رہا ہے جس کی سرخی مرزائیت کا خاتمہ ہے۔ اس اشتہار میں لکھا ہوا ہے کہ مولوی محمد شفیع مہتمم دارالاشاعت والتدریس دیوبند نے ایک کتاب لکھی ہے جس کے حصہ اول میں قرآن کی ایک سو آیت سے اور دوسرے حصہ میں دو سو دس احادیث سے محمد صلعم کا آخری نبی ہونا ثابت کیا ہے اس کتاب پر اخبارات نے بڑی کثرت سے ریویو بھی کئے ہیں اور بعض جاہل اخبارات نے تو یہاں تک اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ مولوی محمد شفیع دیوبندی نے یہ کتاب لکھ کر مرزائیت کا دھڑ توڑ دیا ہے چونکہ میں بھی متعدد اخبارات کا ایڈیٹر ہوں ریویو اور اشتہارات پڑھتے پڑھتے میری غیرت نے جوش مارا اور میں نے کتاب منگوا کر مطالعہ کر کے اس کی ایک ایک آیت اور ایک ایک حدیث پر جرح کر کے دیوبندی کا جھونپڑے کو پاش پاش کر کے بفضلہ گرد ہے کا بل جلا دیا ہے ان تین سو دس اعتراضوں کا جواب تین سو دس آیات اور احادیث سے سنکر انشاء اللہ دیوبندی رنگروٹ آئندہ کسی احمدی قلعہ شکن توپ کے سامنے آکر اپنے ہمپچے اڑوانے کی جرأت نہ کر سکے گا اس کتاب کا نام میں نے اجرائے نبوت رکھا ہے یہ کتاب محض تائید ایزدی سے ایسی لکھی گئی ہے کہ ختم نبوت پر جس قدر صراحتاً اشارتاً یا کنایتاً اعتراض ہو سکتے ہیں ان سب کا جواب کئی کئی طریقہ سے دیدیا گیا ہے کتاب کو تیار ہوئے ایک سال ہو گیا مگر اس کے چھپوانے کا انتظام اب تک نہ ہو سکا کیونکہ کتاب بڑی ہے اس لئے ہر غیور احمدی سے امداد کا طالب ہوں اور وہ اس طرح پر کہ آپ مجھ سے کتاب محقق اور کذابوں کا انجام کی ایک جلد خرید لیں تو اس کے ہر خریدار کو تیسرا سپارہ بخاری کا مترجم اور کتاب اجرائے نبوت بھی چھپ جانے پر مفت نذر کروں گا محقق ؏ — کذابوں کا انجام ؏ — بخاری کا تیسرا سپارہ مترجم جس میں اذان اور نماز کے مکمل مسائل موجود ہیں قیمت ؏ کتاب اجرائے نبوت ؏ گویا پانچ سات روپیہ کی کتابیں تین روپیہ میں آپ کو مل رہی ہیں جن کے پاس محقق اور کذابوں کا انجام موجود ہے وہ ایک روپیہ میں بخاری کا تیسرا پارہ منگوا لیں۔ تو ان کو بھی اجرائے نبوت مفت دوں گا جن کے پاس محقق اور کذابوں کا انجام میں سے ایک کتاب موجود ہے وہ ان میں سے ایک منگوا لیں تو ؏ میں بخاری اور اجرائے نبوت بھی دیدوں گا خدا بہتر جانتا ہے کہ کتابیں بیچنا اس وقت میرا مقصود نہیں بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ کسی طرح کتاب کی چھپائی کے دام آجائیں اور کتاب شائع ہو جائے۔ کتاب محقق میں صداقت احمدیت پر ۱۴۳ دلائل موجود ہیں اس کتاب کو ہاتھ میں لیکر معمولی اردو خواں احمدی بڑے بڑے مولوی کا ناطقہ بند کر دیتا ہے یہ اس قدر مقبول ہوئی کہ دو مرتبہ چھپ چکی ہے احمدیت کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو اس میں موجود نہ ہو ضخامت پانچ سو صفحہ ہے جزو کی جلد ہے۔ اور کتاب کذابوں کا انجام وہ کتاب ہے جس میں محمد صلعم کے بعد پیدا ہونے والے ایک سو ستر مدعیان نبوت مسیحیت اور مہدویت کے حالات اور انجام درج ہیں اور اس پر دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج ہے کہ تم کسی ایک جھوٹے کی مثال پیش کر دو جس کو حضرت مرزا صاحب کی طرح کامیابی ہوئی ہو۔

المشتہر منیجر رسالہ محقق۔ کٹرہ قطب الدین چاندنی چوک۔ دہلی۔

پانچسو روپیہ ماہوار کماؤ

ہر شہر میں ایجنٹ ریشم اون سوت بیجنے کے رنگ فروخت کرنے کے واسطے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پچاس اور سو روپیہ ماہوار ترقی پانچسو روپیہ سالانہ کمیشن ایک آنہ فی روپیہ قواعد و نمونہ مفت طلب کرو۔ المشتہر ڈاکٹر شفیع احمد بی۔ ایچ۔ سی۔ چاندنی چوک دہلی۔

سراج الاطباء حکیم حسن خانصاحب بھٹی کی لاجواب تصنیف

لب المجربات

یہ مجربات کی ایک نہایت عمدہ کتاب ہے جس میں جملہ امراض کے کم قیمت اور سریع التاثیر سہل الحصول نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر مرض کا عام فہم بیان کیا گیا ہے۔ ہر شخص طبیب ہو یا غیر طبیب اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط ہے۔ حجم ۵۶ صفحات ؏ دو روپیہ مجلد

لڑکی کی ایک بے نظیر دریافت لڑکا

جناب سراج الاطباء صاحب مدظلہ نے ایک بے نظیر دوا دریافت کی ہے جس سے ان عورتوں کو جنکے ہمیشہ لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں۔ خدا کے فضل سے لڑکا ہو جاتا ہے۔ دوا حمل ہونیکے ایک ماہ کے اندر اندر کھلائی جاتی ہے۔ قیمت پیشگی کچھ نہیں۔ صرف محصولڈاک کیلئے ۸ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد مقررہ رقم لی جائے گی۔ جو دارالعوام طبیہ پٹیالہ میں خرچ ہو گی۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

ایک اور معزز پولیس انسپکٹر کی شہادت

چندر سواڑا اردو شارٹ ہینڈ

قیمت ؏ دو روپے صرف معہ محصول ڈاک

میں نے کتاب چندر سواڑا شارٹ ہینڈ کا مطالعہ کیا۔ یہ کتاب واقعی شارٹ ہینڈ مضمون میں بے نظیر اور سب سے اچھی ہے۔ مبتدی تھوڑی سی میعاد میں اچھی طرح شارٹ ہینڈ کے فن سے واقف ہو سکتا ہے۔ اس سے بہتر کتاب اس مضمون پر اس سے پہلے میری نظر سے نہیں گذری۔

دستخط: مرزا قاسم بیگ گورنمنٹ پنشنر (محکمہ پولیس)

نوٹ:۔ کتاب ہر ایک خواندہ کے لئے اور خصوصاً لیکچرز۔ تقاریر۔ مناظرات و مباحثات لکھنے والوں اور طالبعلموں غرضیکہ ہر ایک ذی علم اصحاب کیلئے مفید ثابت ہوتی ہے۔

ملنے کا پتہ

شیخ الٰہی بخش رحیم بخش بکسیلرز و پبلشرز گجرات پنجاب

تحفۂ کشمیر

(تار کا پتہ "زعفران") — (تار کا پتہ "زعفران")

نادر بیش قیمت تحفہ جات۔ سرمائی خرید ڈال بو نیکے کشمیرہ اول ؏ دوم ؏ گز نے مجیدہ پیدا۔ انگورہ آبی نہ ہری خود رنگ ۔۔۔ دوم ۔۔۔ ایک ہی پا سفید سبز کناری اعلیٰ خود رنگ ۔۔۔ گز بغشہ خالص ۔۔۔ خالص ۔۔۔ سرخی تولہ بھی دانہ شیر ۔۔۔ سیر بارسل محصول ڈاک صرف ۔۔۔ پانچ روپیہ دو کی کا ملازمانی ۔۔۔ ٹریڈنگ ایجنسی سوپور کشمیر

نیٹ بہراپن (رجسٹرڈ)

کم سننے کان بڑوں یا بچوں کے بہنے۔ درد بھاری پن ورم خشکی۔ کھجلی۔ سنسناہٹ۔ آوازیں آنے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی صحت کیا ہے صرف ایک اکسیر دوا ولیبا نیڈ سنٹر پیلی بھیت کا روغن گرامان ہے فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی ایک ساتھ منگانے پر محصول ڈاک معاف۔ بادشاہی بہن مسوڑوں سے خون جانے درد پانی لگنے اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دوائی استعمال کے قابل ہے فی شیشی ۱۲ ہر صوبہ کے بازوں محلوں سے ہستپال ۔۔۔ مرض کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ صاف لکھئے۔ پتہ

کان کی دوا ولیبا نیڈ سنٹر پیلی بھیت۔ یو۔ پی

منگاؤ! منگاؤ!! اور فائدہ اٹھاؤ

تاپ تلی

کی مشہور و معروف اور مفید عام دوا۔ یعنی ہمارا تیار کردہ ۔۔۔ "عرق طحال" جو گذشتہ پچیس سال سے مشہور عالم ہو رہا ہے۔ عرق طحال تاپ تلی کے ہزاروں مریض ہر سال صحت یاب ہوتے ہیں۔ یہ بہ تاثیر عرق استعمال کرنے سے (۱) ہر قسم تین چار بخار کے دست کو جاتے ہیں (۲) تلی ۔۔۔ گھٹ کر بدن میں طاقت آتی ہے (۳) بھوک خوب لگتی ہے۔ چہرہ ۔۔۔ ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی عمر اکٹھی ۳ کے خریدار سے عبہ محصولڈاک ۔۔۔ ایجنسی کے نمونہ مفت خط و کتابت کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ حافظ غلام رسول میڈیکل ہال وزیر آباد پنجاب

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب (اڈیشنل) سب جج صاحب بہادر درجہ دوم ضلع انبالہ

سمند سنگھ ولد مان سنگھ ذات جٹ ساکن چونی کلاں تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ مدعی

بنام

مسمات رحمت بیوہ حبیب محمد ذات شیخ ساکن چونی کلاں تحصیل کھرڑ حال آباد خاص شہر پٹیالہ دروازہ سیف آبادی بر مکان شیخ کمال الدین مرحوم وشیر محمد۔ مدعا علیہ

دعویٰ ؏ ۶ ۔ ۲۳ ؏ روپیہ برہنے تمسک

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں رپورٹ سمن پیادہ و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتی ہے اور روپوش ہے۔ جس کا بہ علم طریق سے تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنام مدعا علیہ مذکور جاری کر کے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ بتاریخ ۳-۱۱-۳۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر بیاد کالتاً یا مختاراً پیروی مقدمہ کرے ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی قانونی عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۲۱-۱۰-۳۶ میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ممالک غیر کی خبریں

—— جامع ایا صوفیہ۔ ترکوں کے بڑے بڑے انجنیروں نے کامل تحقیقات کے بعد یہ طے کیا ہے۔ کہ جامع ایا صوفیہ" جو دنیا کی ان عمارتوں میں ہے۔ جو فن انجنیری کا بہترین نمونہ ہیں اور بازنطانی فن تعمیر کی بے مثل یادگار ہے۔ اب خطرناک حالت میں ہے۔ اور اگر اس کی جلد مرمت نہ کرائی گئی تو یقیناً وہ منہدم ہو جائے گی۔ اس رپورٹ پر حکومت ترکی نے انجنیروں کی ایک کمیٹی اس کی مرمت اور اصلاح کے لئے مامور کی ہے اور پچاس ہزار گنی اس مقصد سے اس کمیٹی کو حکومت کی طرف سے دی گئی تھی۔

—— اس وقت تک جو چوبیس ہزار کے قریب مہاجرین مختلف دیگر ممالک سے آچکے ہیں۔ ان کے قیام کا انتظام آستانہ کے اطراف میں مکمل ہو چکا ہے۔ اور حکومت نے ان کو قابل کاشت زمین بھی مفت دی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ضروری وسائل بھی فراہم کر دیئے ہیں۔ یہ بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ ان کے لئے عنقریب جدید وضع کے مکانات بھی تعمیر کرا دیئے جائیں گے۔ جن کی قیمت ان کو یکمشت اور جلد نہ ادا کرنی ہوگی۔ بلکہ ایک طویل مدت کے بعد باقساط ادا کریںگے۔

—— لنڈن کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ شاہزادہ فیصل کی غرض اصلی ہالینڈ جانے سے یہ ہے۔ کہ بلاد حجاز اور ہالینڈ کے درمیان ایک عہدنامہ ہو جائے۔ اور یقیناً یہ معاہدہ حجاز کی زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہر سال سب سے زیادہ حاجی ہندوستان سے اور اس کے بعد جاوا سے جاتے ہیں۔ جو حکومت ہالینڈ کے قبضہ میں ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈچ گورنمنٹ عنقریب اس قسم کا معاہدہ حکومت حجاز سے کرے گی۔

—— پیرس کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ موسیو دومرگ رئیس جمہوریہ فرانس نے اپنے عزیز مہمان امیر فیصل ابن سعود کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت دی۔

—— ابن سعود کے مشہور انگریز دوست اور مشیر مسٹر فلبی نے لنڈن میں ایک تقریر کرتے ہوئے اقوام اسلامی کی موجودہ حالت اور یورپ کے ان کے ساتھ سیاسی تعلقات پر ایک روشنی ڈال کر آخر میں بیان کیا۔ کہ عنقریب مسلمانوں کی ایک عظیم الشان جمعیۃ قائم ہونے والی ہے۔ جس کے صدر یا غازی مصطفےٰ کمال پاشا ہونگے یا سلطان نجد اور جمعیۃ آئندہ چل کر عالم اسلامی کی بیداری اور ترقی کا وسیلہ ہوگی۔

—— اینگلو انڈین ہمعصر اسٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی ۱۳ نومبر کو اطلاع دیتا ہے۔ کہ اب چونکہ سلطان ابن سعود نے اپنی پوزیشن مکہ معظمہ میں کافی طور پر استوار کر لی ہے۔ اس لئے اب خلیج فارس کے ساحل مروارید" کی آنکھیں جہاں کے باشندے وہابی اعتقاد رکھتے ہیں۔ سلطان مذکور کی طرف ضرورت سے زیادہ منعطف ہو جائیں گی۔ پرائیوٹ مراسلات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بقول مسٹر چرچل اب یہ زاہد خشک" نئے رنگ ڈھنگ اختیار کرتا جاتا ہے۔ اس وقت مکہ معظمہ میں سو سے زیادہ موٹریں موجود ہیں۔ اور ایک ہزار سے زیادہ کی فرمائش گئی ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں مقام ریاض میں اس نے ایک مرکز لاسلکی پیغام رسانی کا بھی قائم کر دیا ہے۔

—— کابل سے جو مراسلات آئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشہور بدمعاش لال گل کے چند ساتھیوں کے سر قلم کر کے عبرت عامہ کے لئے جلال آباد کے بازار میں نصب کر دیئے گئے یہ گویا حکومت کی ایک تنبیہ ہے۔ کہ کوئی شخص دوسروں کے جانی مالی اور حقوق پر ہاتھ نہ ڈالے۔

—— نارتھ میل اینڈ نیو کاسل کرانیکل کی اشاعت ۲۶ اکتوبر میں جریدہ مذکور کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے۔ شاہزادہ فیصل عامل مکہ گذشتہ دس روز تک یہاں رہے۔ اور وہ اپنے مشاہدات انگلستان سے مسرور ہوئے اور بادشاہ کے خیر مقدم اور اس اعزاز پر جو بادشاہ نے شہزادہ موصوف کو عطا کیا بہت خوش ہوئے۔

—— ہانگ کانگ ۱۳ نومبر۔ چھبیس ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے فرانسیسی جہاز نیوٹی پر حملہ کیا۔ جو ہیپانگ سے ہانگ کانگ کی طرف جا رہا تھا۔ ڈاکوؤں نے گارڈ کو مار ڈالا۔ اور جہاز پر سے ..... ۵ ڈالر لے کر چیت ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے ..... ۲ ڈالر کی مالیت کا مسافروں کا مال بھی لوٹ لیا۔

—— سلطان ابن سعود نے حسب ذیل فرامین صادر فرمائے ہیں۔ (۱) ایک مجلس علمی بنائی جائے۔ اور اس مجلس کا نام ہیئت علمیہ" ہو (۲) اس مجلس کا فرض یہ ہوگا۔ کہ وہ حرم میں درس و تدریس کی نگرانی کرے۔ مفید کتابوں کا انتخاب کرے۔ ایسے اساتذہ مقرر کرے۔ جن کی مہارت و قابلیت مسلم سیرت پاکیزہ اور مسلک اتباع سلف صالحین ہو (۳) یہ ہیئت ہر پندرھویں دن جلسہ کرے اور اگر حالات مقتضی ہوں۔ تو وہ اس سے زیادہ مرتبہ بھی حسب ضرورت اجلاس منعقد کر سکتی ہے۔

—— شنگھائی۔ ۱۶ نومبر۔ ۱۲ نومبر سے ملاحوں نے جو ہڑتال کر رکھی تھی ختم ہو گئی۔

—— لنڈن ۱۶ نومبر۔ ڈیلی نیوز راوی ہے کہ برطانیہ کی کئی شرکت ہائے زغال نے جرمن موجد ڈاکٹر برگویس سے برطانیہ کے لئے کوئلہ سے تیل نکالنے کے حقوق حاصل کر لئے ہیں۔

—— ماسکو ۱۶ نومبر۔ مرزا محمد خاں جدید سفیر دولت افغانستان متعینہ روس یہاں پہنچ گئے ہیں۔

—— لنڈن ۱۷ نومبر۔ دفتر حربیہ کی توجہ آج کل شہر غیر مصافی آبادی کے لئے تہ خانے اور سوراخ بنانے کی طرف مبذول ہو رہی ہے تا کہ آئندہ موقع آنے پر لوگ ہوائی حملوں سے محفوظ رہ سکیں۔

—— سالٹ لیک سٹی ۱۶ نومبر۔ یہاں پر مہاراجہ اندور ٹی راج کے نام سے مقیم ہیں۔ وہ نام کی تبدیلی کو پسند کرتے ہیں۔ آج سے چند ہفتہ پیشتر وہ امریکہ میں اسی نام کے ساتھ خاموشی سے داخل ہو گئے تھے۔

—— میکسکو ۔ ارنومبر میکسیکو سینٹ کے کمرہ میں ریوالوروں سے ممبروں کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا۔ جن میں سے ایک مر گیا اور دو سخت زخمی ہو گئے۔

—— لنڈن ۱۳ نومبر۔ ترکی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ترکی زبان کو لاطینی صورت دے دی جائے۔

—— گورنمنٹ آف انڈیا نے روسی نوٹوں کی بندش کا اعلان منسوخ کر دیا ہے۔

—— لنڈن ۱۵ نومبر۔ مسٹر ڈے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے لارڈ ونٹرٹن نائب وزیر ہند نے بیان کیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا اور نظام حیدرآباد کے درمیان انتظامی اصلاحات کے متعلق جو حال ہی میں خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس پر ابھی غور جاری ہے۔ میں اس پوزیشن میں نہیں کہ نتائج بیان کر سکوں۔ آپ نے مسٹر ڈے کے اس بیان کی کہ گورنمنٹ نے نظام کو الٹی میٹم دیا تردید کی۔

ہندوستان کی خبریں

—— بنگال ۵ نومبر۔ دیوان میسور کی اہلیہ مسز مرزا اسمٰعیل کی زیر صدارت ۸ سو خواتین کی مؤتمر منعقد ہوئی۔ جس میں تمام مذاہب کی خواتین شامل تھیں۔ پردہ کے متعلق پر جوش مباحثہ ہوا اور یہ رائے قرار پائی۔ کہ پردہ مسلمان خواتین کی مادی و روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے صدر شریعت سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ اس مسئلے کے متعلق مستند طور پر قانون قرآنی کی تشریح فرمائیں

—— رنگی ۱۶ نومبر۔ آئندہ ماہ جنوری میں کراچی اور قاہرہ کے درمیان بصرہ و بغداد کی راہ سے ہوائی آمد و رفت شروع ہو جائے گی۔ اور ڈاک مسافر اور مال ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے آنے جانے لگے گا۔

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)